اربعین

تکوینی اُمور میں تصرفاتِ مصطفیٰ ﷺ

اَلتَّصَرُّفَاتُ الْمُصْطَفَوِيَّةُ فِي الْأُمُوْرِ التَّكْوِيْنِيَّةِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اربعین

تکوینی امور میں تصرفاتِ مصطفیٰ ﷺ

اَلتَّصَرُّفَاتُ الْمُصْطَفَوِيَّةُ

فِي

الْأُمُوْرِ التَّكْوِيْنِيَّةِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱: دسمبر 2015ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المُحتَویات

١. الْقُرْآن ٩

٢. إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلَى الْجِنَّاتِ وَالشَّيَاطِيْنِ ١٠

﴿حضور ﷺ کے جنات اور شیاطین پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٣. إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلٰى شِفَاءِ الْمَجَانِيْنِ ١٤

﴿حضور ﷺ کے مجانین کو شفا یاب فرمانے پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٤. إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلٰى رَدِّ الْعَيْنِ وَبَصَرِهَا ٢١

﴿حضور ﷺ کے آنکھیں اور بصارت لوٹانے پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٥. إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلٰى تَخْلِيْقِ الْمَاءِ وَنَبْعِهٖ ٤٢

﴿حضور ﷺ کے پانی کی تخلیق اور چشمے جاری کرنے پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٦. إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلَى الْبَهَائِمِ وَالْحَيَوَانَاتِ الْأُخْرٰى ٥١

﴿حضور ﷺ کے چوپایوں اور دیگر حیوانات پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٧. إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلَى الْأَشْجَارِ وَالنَّبَاتَاتِ ٥٤

﴿حضور ﷺ کے درختوں اور نباتات پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٨. إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلَى الْجِبَالِ وَالْأَحْجَارِ ٩١

﴿حضور ﷺ کے پہاڑوں اور پتھروں پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٩. إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلَى الْأَجْرَامِ السَّمَاوِيَّةِ ٩٨

﴿حضور ﷺ کے اَجرامِ سماوی پر اِختیارات اور تصرفات﴾

١٠. إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلَى السَّحَابِ ١٠١

﴿حضور ﷺ کے بادلوں پر اِختیارات اور تصرفات﴾

١١. تَغْيِيْرُهُ ﷺ أَحْوَالَ الْحُرُوْبِ بِتَصَرُّفِهِ عَلَى التُّرَابِ وَالْحَصَيَاتِ ١٠٦
﴿حضور ﷺ کا مٹی اور کنکریوں پر تصرف فرما کر اَحوالِ جنگ بدل دینا﴾

١٢. كَوْنُهُ ﷺ مَظْهَرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى لِشَأْنِ تَكْوِيْنِهِ ١٣٣
﴿حضور ﷺ کا شانِ تکوینی میں مظہرِ الٰہی ہونا﴾

اَلْمَصَادِرِ وَالْمَرَاجِع ١٤٣

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْقُرْآن

(۱) وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰـکِنَّ اللهَ رَمٰیج وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَـلَآءً حَسَنًاط اِنَّ اللهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌo (الأنفال، ۸/۱۷)

اور (اے حبیبِ محتشم!) جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے اور یہ (اس لیے) کہ وہ اہلِ ایمان کو اپنی طرف سے اچھے انعامات سے نوازے، بے شک اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہےo

(۲) وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗلا وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ سَیُؤْتِیْنَا اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓلا اِنَّآ اِلَی اللهِ رَاغِبُوْنَo

(التّوبة، ۹/۵۹)

اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ مزید) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا)o

إِخْتِيَارُهُ ﷺ وَتَصَرُّفُهُ عَلَى الْجِنَّاتِ وَالشَّيَاطِيْنِ

﴿حضور ﷺ کے جنات اور شیاطین پر اِختیارات اور تصرفات﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الأسير أو الغريم يربط في المسجد، ١/١٧٦، الرقم/٤٤٩، وأيضًا في كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: ووهبنا لداود سليمان نعم العبد إنه أوّاب، ٣/١٢٦٠، الرقم/٣٢٤١، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: وهب لي ملكا لا ينبغي لأحد من بعدي إنك أنت الوهّاب، ٤/١٨٠٩، الرقم/٤٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة، ١/٣٨٤، الرقم/٥٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٨، الرقم/٧٩٥٦، وأيضاً عن جابر بن سمرة رضی الله عنه، ٥/١٠٤، الرقم/٢١٠٣٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٤٣، الرقم/١١٤٤٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٢٨، الرقم/٦٤١٩، والدارقطني في السنن، ١/٣٦٥، الرقم/١٦۔

فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: ﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ﴾ [صٓ، ۳۸/۳۵]. قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَلَوْ أَخَذْتُهُ مَا انْفَلَتَ مِنِّي حَتّٰى يُنَاطَ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: حَتّٰى يُطِيْفَ بِهٖ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک سرکش جن، یا آپ ﷺ نے ایسا ہی کوئی لفظ ارشاد فرمایا اچانک میرے سامنے آ گیا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما دیا تو میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سارے اسے دیکھ سکو، لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا ﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ﴾ ’اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، اور مجھے ایسی حکومت

عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسّر نہ ہو۔ حضرت رَوح کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام اَحمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے پکڑ لیتا تو وہ مجھ سے بھاگ نہ سکتا یہاں تک کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا، اہلِ مدینہ کے بچے اسے (آ کر) دیکھتے۔

ایک اور روایت میں فرمایا: یہاں تک کہ اہلِ مدینہ کے بچے اس کے گرد چکر کاٹتے پھرتے۔

٢. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْکَ. ثُمَّ قَالَ: أَلْعَنُکَ بِلَعْنَةِ اللهِ ثَـلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهٗ کَأَنَّهٗ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة والتعوذ منه، ١/٣٨٥، الرقم/٥٤٢، وأحمد بن حنبل عن جابر بن سمرة ﷺ في المسند، ٥/١٠٥، الرقم/٢١٠٤٤، والنسائي في السنن، کتاب السهو، باب لعن إبليس التعوذ بالله منه في الصلاة، ٣/١٣، الرقم/١٢١٥، وأيضًا في السنن الکبری، ١/١٩٦، الرقم/٥٤٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٥٠، الرقم/٨٩١۔

يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا، لَمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِکَ وَرَأَيْنَاکَ بَسَطْتَ يَدَکَ، قَالَ: إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي، فَقُلْتُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنُکَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ، فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ. وَاللهِ، لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرنے کے بعد یہ کلمات فرما رہے تھے: (أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْکَ) ’میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔‘ پھر تین بار فرمایا: میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں، پھر اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے نماز میں ایسے کلمات سنے جو پہلے کبھی نہ سنے تھے اور آپ کو نماز میں ہاتھ بڑھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس میرے چہرے پر ڈالنے کے لیے آگ کا انگارہ لے کر آیا تھا تو میں نے تین بار کہا: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْکَ۔ پھر میں نے تین بار کہا: میں اللہ تعالیٰ کی کامل لعنت تجھ پر ڈالتا ہوں۔ وہ پیچھے نہیں ہٹا بالآخر میں نے اسے پکڑنے کا

ارادہ کیا بخدا! اگر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو (میں اسے پکڑ کر باندھ دیتا اور) وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینہ کے بچے اس کا تماشا دیکھتے رہتے۔

اِسے امام مسلم، اَحمد، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

إِخْتِيَارُهُ ﷺ وَتَصَرُّفُهُ عَلٰى شِفَاءِ الْمَجَانِيْنِ

﴿حضور ﷺ کے مجانین کو شفایاب فرمانے پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٣. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ الْأَزْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي: أَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَخَلْفَهُ إِنْسَانٌ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ أَنْ يُصِيْبُوْهُ بِالْحِجَارَةِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَإِذَا رَمَيْتُمْ فَارْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ، ثُمَّ أَقْبَلَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنِي هٰذَا ذَاهِبُ الْعَقْلِ فَادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ لَهَا: ائْتِيْنِي بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَتَفَلَ فِيْهِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبِي فَاغْسِلِيْهِ بِهٖ، وَاسْتَشْفِي اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَقُلْتُ لَهَا: هَبِي لِي مِنْهُ قَلِيْلًا لِابْنِي هٰذَا، فَأَخَذْتُ مِنْهُ قَلِيْلًا بِأَصَابِعِي فَمَسَحْتُ بِهَا شِقَّةَ ابْنِي

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٧٩، الرقم/٢٧١٧٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٦٤۔

فَكَانَ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ فَسَأَلْتُ الْمَرْأَةَ بَعْدُ مَا فَعَلَ ابْنُهَا؟ قَالَتْ: بَرَأَ أَحْسَنَ بَرْءٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص الازدی بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی کی گہرائی سے جمرہ عقبہ (شیطان) کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے پیچھے ایک صحابی تھے جو آپ ﷺ کو لوگوں سے بچائے ہوئے تھے مبادا کسی کی کنکری آپ ﷺ کو لگ جائے۔ اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! تم میں سے بعض بعض کو مار نہ ڈالیں۔ جب تم کنکریاں پھینکو تو بیچ کی انگلیوں میں رکھ کر پھینکو، بعد ازاں آپ ﷺ (واپس) آئے تو آپ ﷺ کے پاس ایک خاتون اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کی عقل زائل ہوچکی ہے، آپ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: میرے پاس پتھر کے کٹورے میں پانی لے کر آؤ، آپ ﷺ نے اس (کٹورے) میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اس بچے کا چہرہ دھویا پھر اس میں برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا: چلی جاؤ اور اسے اس پانی کے ساتھ غسل دینا اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا کرتی رہنا۔

راویہ کہتی ہیں: میں نے اس عورت سے کہا: مجھے بھی اپنے اس بیٹے کے لیے اس (پانی) میں سے تھوڑا سا عطا کردو۔ میں نے اپنی انگلیوں کے ساتھ اس

میں تھوڑا سا پانی لیا اور اس سے اپنے بیٹے کے سر کے آدھے حصہ پر مل دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ نیکوکار ہوگیا۔ بعد ازاں میں نے اس عورت سے پوچھا کہ اس کے بیٹے کا کیا بنا؟ اس نے کہا کہ اسے بیماری سے بڑی اچھی طرح شفا نصیب ہوگئی۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٤. عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهٖ بَـلَاءٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هٰذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي وَإِنَّ بِهٖ بَـلَاءً لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ائْتُوْنِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب النشرة، ٢/١١٦٨، الرقم/٣٥٣٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٨، الرقم/ ٢٣٥٨٤، وأيضاً، ٦/٣٢١، الرقم/٣١٧٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٦٠، الرقم/٣٨٧، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/٨٠، الرقم/٣٢٩٣، وعبد بن حميد في المسند/ ٤٥٢، الرقم/١٥٦٧۔

أَعْطَاهَا، فَقَالَ: اسْقِيْهِ مِنْهُ وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ وَاسْتَشْفِي اللهَ لَهُ، قَالَتْ: فَلَقِيْتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتِ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ: إِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا الْمُبْتَلٰى، قَالَتْ: فَلَقِيْتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلَامِ فَقَالَتْ: بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعُقُوْلِ النَّاسِ. وفي رواية: وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعُقُوْلِ الرِّجَالِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت اُمّ جندب رضی اللہ عنہا **نے فرمایا:** میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے قربانی کے دن وادی کے بطن میں جمرۂ عقبہ کی رمی کی، پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پیچھے بنوخثعم کی ایک عورت چلی آئی، اس کی گود میں ایک بچہ تھا جسے کوئی عارضہ لاحق تھا جس کی وجہ سے وہ بات نہ کرسکتا تھا۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے گھرانے میں یہ ایک ہی بچہ باقی رہ گیا ہے۔ اسے کوئی عارضہ لاحق ہے جس کی وجہ سے یہ بولتا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تھوڑا سا پانی لاؤ چنانچہ پانی پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ (اس میں) دھوئے اور (اس میں) کلی کی پھر اس عورت کو پانی دے کر فرمایا: یہ پانی اس بچے کو پلا دیا کرو۔ اُم جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت سے مل کر کہا: (اس بابرکت پانی میں سے) تھوڑا سا پانی مجھے بھی دے دو۔ اس نے کہا: یہ (پانی) اس بیمار بچے کے لیے ہی ہے۔ اُم جندب فرماتی ہیں کہ دوسرے

سال اس عورت سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے اس بچے کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا: وہ بچہ بالکل صحت یاب ہوگیا تھا اور اب عام لوگوں سے بھی زیادہ عقل مند ہے۔

اِسے امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا بِهِ مَسٌّ، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ابْنِي هٰذَا، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَتْ بَعْضَ الْأَخْبِيَةِ فَجَاءَتْ بِتَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَأَخَذَهُ بِيَدِهٖ فَمَجَّ فِيْهِ وَدَعَا فِيْهِ وَأَعَادَهُ فِيْهِ، ثُمَّ أَمَرَهَا، فَقَالَ: اسْقِيْهِ وَاغْسِلِيْهِ فِيْهِ، قَالَ: فَتَبِعْتُهَا، فَقُلْتُ: هَبِي لِي مِنْ هٰذَا الْمَاءِ، فَقَالَتْ: خُذِي مِنْهُ، فَأَخَذْتُ مِنْهُ حَفْنَةً، فَسَقَيْتُهُ ابْنِي عَبْدَ اللهِ فَعَاشَ، فَكَانَ مِنْ بِرِّهٖ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُوْنَ، قَالَتْ: وَلَقِيْتُ الْمَرْأَةَ فَزَعَمَتْ أَنَّ ابْنَهَا بَرِءَ وَأَنَّهُ غُلَامٌ لَا غُلَامَ خَيْرٌ مِنْهُ. (۱)

---

(۱) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٤٤، وذكره العسقلاني في الإصابة، ٥/٢١، الرقم/٦١٩١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٦٤۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَيَّدَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

ایک روایت میں ہے: ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا۔ اسے کوئی بیماری تھی (یا اس پر اثر تھا)۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہ بیٹا بیمار ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا وہ بعض خیموں میں سے ایک پتھر کے برتن میں پانی لے آئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس برتن میں سے دست مبارک سے پانی لے کر کلی کر کے اس میں ڈال دی اور دعا کر کے وہ دستِ مبارک اس میں ڈال دیئے پھر اس سے فرمایا: اِسی سے پلاؤ اور اِسی سے نہلاؤ۔ (راویہ) کہتی ہیں کہ میں اس عورت کے پیچھے پیچھے گئی۔ میں نے کہا: مجھے بھی اس میں سے تھوڑا سا پانی دے دو۔ اس نے کہا: اس میں سے لے لو۔ میں نے اس میں سے لے لیا۔ میں نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو وہ پانی پلایا وہ (صحت اور سلامتی کے ساتھ) زندہ رہا اور جیسا اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ نیک بنا۔ کہتی ہے: میں اس عورت سے ملی اس کا کہنا تھا کہ اس کا بیٹا بالکل صحت یاب ہوگیا ہے اور وہ ایسا لڑکا ہے کہ اس سے بہتر کوئی اور لڑکا نہیں۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور عسقلانی و سیوطی نے ان کی تائید کی ہے۔

إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلٰى رَدِّ الْعَيْنِ وَبَصَرِهَا

﴿حضور ﷺ کے آنکھیں اور بصارت لوٹانے پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٥. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ﷺ أَنَّهٗ أُصِيْبَتْ عَيْنُهٗ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهٗ عَلٰى وَجْنَتِهٖ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهٖ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهٗ بِرَاحَتِهٖ، فَكَانَ لَا يُدْرٰى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيْبَتْ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ قَانِعٍ.

حضرت قتادہ بن نعمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن ان کی آنکھ تیر کا نشانہ بن گئی۔ چنانچہ ڈھیلا نکل کر چہرے پر لٹک گیا، دیگر صحابہ نے اُسے کاٹ دینا چاہا، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا، پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور آنکھ کو اپنے دستِ مبارک سے دوبارہ اُس کے مقام پر

٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/١٢٠، الرقم/١٥٤٩، وأيضًا في المفاريد/٦٣، الرقم/٦١، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣/١٠٠، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/٣٦١، الرقم/٩٠٦، وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٣٣، وأيضاً في تاريخ الإسلام، ٢/١٩٤، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٢٠٨، الرقم/٤٨٨٨۔

رکھ دیا۔ تو حضرت قتادہ ﷛ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ (دیکھنے والے کو) معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔

اِسے امام ابو یعلی، بیہقی اور ابن قانع نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: شَهِدَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ ﷛ الْعَقَبَةَ مَعَ السَّبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدًا وَرُمِيَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلٰى وَجْنَتِهِ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً أُحِبُّهَا، وَإِنْ هِيَ رَأَتْ عَيْنِي خَشِيْتُ تَقَذُّرَهَا، فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ بِيَدِهِ، فَاسْتَوَتْ وَرَجَعَتْ، وَكَانَتْ أَقْوٰى عَيْنَيْهِ

٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٣٤، الرقم/٥٢٨١، والبيهقي في دلائل النبوة، باب ما ذكر في المغازي من وقوع عين قتادة بن النعمان على وجنته ورد رسول الله ﷺ عينه إلى مكانها وعودها إلى حالها، ٣/٢٥٢-٢٥٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٤٥٢، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١٢٧٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩/٢٨٣، وذكره ابن الجوزي في المنتظم، ٤/٣٣٣، الرقم/٢٣٣، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ١١/٣٣٤، والعيني في عمدة القاري، ١٧/١٠٧۔

وَأَصَحَّهُمَا بَعْدَ أَنْ كَبِرَ، وَشَهِدَ أَيُضًا الْخَنُدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ مَعَهُ رَايَةُ بَنِي ظُفُرٍ فِي غَزُوَةِ الْفَتْحِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ. وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: وَفِي الرِّوَايَتَيْنِ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ الْغَسِيْلِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

محمد بن عمر سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ کے وقت ستر انصار کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ماہر تیر اندازوں میں سے تھے، آپ بدر اور اُحد میں حاضر ہوئے، آپ کی آنکھ غزوۂ اُحد میں تیر کا نشانہ بن گئی تو آپ کے رخسار پر ڈھلک گئی آپ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں: (مجھے خدشہ ہے کہ) اگر اس نے میری آنکھ اس حالت میں دیکھ لی تو شاید اسے بری لگے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (باہر نکلی ہوئی آنکھ کو) اس کی جگہ پر اپنے دست مبارک سے رکھ دیا، تو وہ آنکھ اپنی جگہ پر پیوست ہوگئی اور جب آپ بوڑھے ہوئے تو وہ آنکھ دونوں آنکھوں میں سے زیادہ قوت والی اور زیادہ صحت والی تھی، حضرت قتادہ غزوۂ خندق اور دیگر تمام غزوات میں بھی حاضر ہوئے فتح مکہ کے موقع پر آپ کے ہاتھ میں بنوظفر کا پرچم تھا۔

اِسے امام حاکم، بیہقی، ابن سعد اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اور دونوں روایتوں میں ابن غسیل سے مروی ہے کہ بے شک وہ

غزوۂ بدر کا دن تھا۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَمٰى يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ قَوْسِهٖ حَتَّى انْدَقَّتْ سِيَتُهَا(١)، فَأَخَذَهَا قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ فَكَانَتْ عِنْدَهٗ، وَأُصِيْبَتْ يَوْمَئِذٍ عَيْنُ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ حَتّٰى وَقَعَتْ عَلٰى وَجْنَتِهٖ فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا.(٢)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ هِشَامٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ، وَذَكَرَهُ الطَّبَرِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَابْنُ تَيْمِيَّةَ.

ایک روایت میں حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ

---

(١) سِيَتُهَا: طرف القوس۔

(٢) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، باب ما ذكر في المغازي من وقوع عين قتادة بن النعمان على وجنته ورد رسول الله ﷺ عينه إلى مكانها وعودها إلى حالها، ٣/٢٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم/٣٢٣٦٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/٣١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩/٢٨٢، وذكره الطبري في التاريخ، ٢/٦٦، والكلاعي في الاكتفاء، ٢/٧٥، وابن تيمية في منهاج السنة النبوية، ٨/١٠٠، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٢/١٩٣۔

رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن اُن کی کمان سے اتنے تیر پھینکے کہ اس کی ڈوری ٹوٹ گئی۔ اسے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا اور وہ ان کے پاس ہی رہی، اس دن حضرت قتادہ کی آنکھ تیر کا نشانہ بن کر اُن کے رخسار پر ڈھلک گئی، پس اسے رسول اللہ ﷺ نے اس کی جگہ پر لوٹا دیا تو وہ آنکھ دونوں میں سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ تیز بصارت والی آنکھ ہوگئی۔

اِسے امام بیہقی، ابن ابی شیبہ، ابن ہشام اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام طبری، اصفہانی اور ابن تیمیہ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

٧. عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ

٧: أخرجه أبو عوانة في المسند، ٣٨٤/٤، الرقم/٦٩٢٩، والبيهقي في دلائل النبوة، باب ما ذكر في المغازي من وقوع عين قتادة بن النعمان على وجنته وردِّ رسول الله ﷺ عينه إلى مكانها وعودها إلى حالها، ٢٥١/٣-٢٥٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٧٩/٤٩، وذكره الأصبهاني في دلائل النبوة/١١٨، الرقم/١٢٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٣٣/٢، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٣٣٣/١١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٣٣٧/١، والزرقاني في شرح المواهب، ٦٩/٧۔

أُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلٰى وَجْنَتِهِ فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَقَالَ: أَنَأْتِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَسْتَشِيْرُهُ فِي ذٰلِكَ، فَجِئْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ، فَأَدْنَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْهُ، فَرَفَعَ حَدَقَتَهُ حَتّٰى وَضَعَهَا مَوْضِعَهَا، ثُمَّ غَمَزَهَا بِرَاحَتِهٖ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اكْسُهُ جَمَالًا، فَمَاتَ وَمَا يَدْرِي مَنْ لَقِيَهُ أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيبَتْ.

رَوَاهُ أَبُوْ عَوَانَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَأَيَّدَهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَالْمَقْرِيْزِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ بن نعمان اپنے دادا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن اُن کی آنکھ تیر کا نشانہ بن گئی، اُس کا ڈھیلا ان کے چہرے پہ آ گیا، لوگوں نے اسے کاٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہم اس آنکھ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر مشورہ نہ کرلیں؟ ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت سب ماجرا عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت قتادہ کو قریب کیا اور ان کی آنکھ (کے لٹکے ہوئے ڈھیلے) کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا، پھر اُن کی آنکھ کو اپنی مبارک ہتھیلی سے بند کردیا (تو آنکھ اور اس کی بصارت پلٹ آئی)۔ پھر آپ ﷺ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! اسے مزید خوبصورتی عطا فرما۔ پس حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور (عمر بھر) اُن سے ملنے والا کبھی نہ پہچان سکا کہ کونسی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔

اِسے امام ابو عوانہ نے اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام اصبہانی، ذہبی، مقریزی اور سیوطی نے ان کی تائید کی ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: وَقِيْلَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَقْبِيٌّ بَدْرِيٌ أُحُدِيٌّ وَشَهِدَ الْمشَاهِدَ كُلَّهَا وَأُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، وَقِيْلَ: يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَقِيْلَ: يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ الْأَصَحُّ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَأَرَادُوْا قَطْعَهَا، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَرَفَعَ حَدَقَتَهُ بِيَدِهٖ حَتّٰى وَضَعَهَا مَوْضِعَهَا، ثُمَّ غَمَزَهَا بِرَاحَتِهٖ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ، اكْسُهُ جَمَالًا، فَمَاتَ وَإِنَّهَا لَأَحْسَنُ عَيْنَيْهِ وَمَا مَرِضَتْ بَعْدُ.

وَقَالَ الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ: فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَعَيْنُهُ فِي يَدِهٖ، فَقَالَ: مَا هٰذِهٖ، يَا قَتَادَةُ؟ قَالَ: هُوَ كَمَا تَرٰى، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ، وَلَكَ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتَ رَدَدْتُهَا، وَدَعَوْتُ اللهَ تَعَالٰى، فَلَمْ تَفْقِدْ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الْجَنَّةَ لَجَزَاءٌ جَلِيْلٌ وَعَطَاءٌ جَمِيْلٌ، وَلٰكِنِّي رَجُلٌ مُبْتَلًى بِحُبِّ النِّسَاءِ، وَأَخَافُ أَنْ يَقُلْنَ:

أَعْوَرُ، فَلَا يُرِدْنَنِي، وَلٰكِنْ تَرُدُّهَا، وَتَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى لِيَ الْجَنَّةَ. فَأَخَذَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَأَعَادَهَا إِلٰى مَكَانِهَا، فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ إِلٰى أَنْ مَاتَ، وَدَعَا لَهٗ بِالْجَنَّةِ.(١)

ذَكَرَهُ الْعَيْنِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ وَالْمَقْرِيْزِيُّ وَالْحَلَبِيُّ.

ایک روایت میں ہے: کہا گیا ہے کہ ابو عبد اللہ (حضرت قتادہ ﷺ) بیعتِ عقبہ، غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد (وغیرہ) تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔ غزوۂ بدر کے دن (تیر لگنے سے) ان کی آنکھ ضائع ہو گئی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ غزوۂ خندق کا دن تھا، اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ غزوۂ اُحد کا دن تھا اور یہی قول زیادہ صحیح ہے۔ اُن کی آنکھ کا ڈھیلا ان کے رخسار پر ڈھلک گیا، لوگوں نے اسے کاٹ دینا چاہا (مگر) پھر وہ انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ ﷺ نے اُن کی آنکھ کا ڈھیلا اپنے دستِ مبارک سے اٹھا کر اُس

(١) ذكره العيني في عمدة القاري، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بدرا، ١٠٦/١٧، الرقم/٣٩٩٧، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٤٦٣/١-٤٦٤، وأيضًا في بحر الدموع/١١٢، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٣٣٥/١١، والملا علي القاري في شرح الشفا، ٦٥٤/١، والحلبي في السيرة، ٣٤٢/٢، والديار البكري في تاريخ الخميس، ٤٣٤/١۔

کی جگہ پر رکھ دیا، پھر اسے اپنی مبارک ہتھیلی سے بند کر دیا اور یوں دعا فرمائی: اے اللہ اسے خوبصورتی عطا فرما۔ پھر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس حال میں واصل بحق ہوئے کہ زخمی ہو کر بھی حضور ﷺ کے دستِ مبارک سے شفا پانے والی آنکھ زیادہ خوبصورت تھی اور وہ بعد ازاں کبھی بیماری کا شکار بھی نہ ہوئی۔

اور ہیثم بن عدی نے بیان کیا: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یوں حاضر ہوئے کہ اُن کی آنکھ اُن کے ہاتھ میں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قتادہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جو کچھ حضور کے سامنے ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم صبر کرو تو جنت پاؤ گے۔ اور اگر چاہو تو میں اُسے واپس اپنی جگہ لوٹا دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تم اپنی آنکھ میں کوئی کمی بھی نہیں پاؤں گے۔ تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت عظیم جزاء اور خوبصورت عطاء ہے لیکن میں ایسا آدمی ہوں جو بیویوں کی محبت میں مبتلا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے یک چشم کہیں گی، پھر وہ مجھ سے بے رغبت ہو جائیں گی۔ آپ اس آنکھ کو لوٹا دیں اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال (بھی) فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس (باہر نکلی ہوئی) آنکھ کو پکڑا اور اسے اس کی جگہ واپس لوٹا دیا (جس سے آنکھ صحیح ہوگئی اور بصارت پلٹ آئی)۔ پھر ان کی وفات تک وہ آنکھ حضرت قتادہ کی دوسری آنکھ

سے بہتر رہی اور آپ ﷺ نے اُن کے لیے جنت کی دعا بھی فرمائی۔

اِسے امام بدر الدین عینی، ابن الجوزی، مقریزی اور حلبی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ إِسْحَاقَ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: أُصِيْبَتْ عَيْنُ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ يَوْمَ أُحُدٍ، وَكَانَ قَرِيْبَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخَذَهَا بِيَدِهٖ فَرَدَّهَا، فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا نَظَرًا، وَقَالَ أَبُوْ مَعْشَرٍ السِّنْدِيُّ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ﷺ، فَقَالَ: مِمَّنِ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ:

أَنَا ابْنُ الَّذِي سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَيْنُهُ
فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ أَحْسَنَ الرَّدِّ
فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِأَوَّلِ أَمْرِهَا
فَيَا حُسْنَ مَا عَيْنٌ وَيَا حُسْنَ مَا رَدَّ(١)

(١) أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١٢٧٥، والعيني في عمدة القاري، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بدرا، ١٧/١٠٧،

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَيْنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

ایک روایت میں ابن اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے، انہوں نے بیان فرمایا: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ غزوۂ احد کے دن تیر کا نشانہ بن گئی، ان کی شادی قریب تھی وہ (اپنی زخمی آنکھ لے کر) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس آنکھ کو پکڑا اور اُسے اس کی جگہ پر لوٹا دیا، وہ آنکھ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی نہایت خوبصورت اور زیادہ تیز نظر والی آنکھ بن گئی۔ ابو معشر سندھی کہتے ہیں: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: کس کے بیٹے ہو؟ تو (آنے والے نے) یہ شعر کہے:

میں اس شخص کی اولاد سے ہوں جس کے رخسار پر اُس کی آنکھ ڈھلک گئی تھی تو محمد مصطفیٰ ﷺ کے دستِ مبارک سے وہ آنکھ بہترین انداز میں (پہلی جگہ پر) لوٹائی گئی۔

.... وذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٤٦٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٢٩١، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ١١/٣٣٥۔

وہ اسی طرح ہوگئی جیسے وہ پہلے تھی۔ اس آنکھ کے حسن کے کیا کہنے اور (حضور ﷺ کے) حسنِ عطا کے کیا کہنے۔

اسے امام ابن عبد البر نے اور عینی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔ ابن جوزی اور ابن کثیر نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

٨. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ﷺ، قَالَ: أُهْدِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَوْسٌ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ يَوْمَ أُحُدٍ، فَرَمَيْتُ بِهَا بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْدَقَّتْ عَنْ سِنَتِهَا، وَلَمْ أَزَلْ عَنْ مَقَامِي نَصْبَ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَلْقَى السِّهَامَ بِوَجْهِي، كُلَّمَا مَالَ سَهْمٌ مِنْهَا إِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَيَّلْتُ رَأْسِي لِأَقِيَ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِلَا رَمْيٍ أَرْمِيْهِ، فَكَانَ آخِرُهَا سَهْمًا بَدَرَتْ مِنْهُ حَدَقَتِي عَلٰى خَدِّي، وَتَفَرَّقَ الْجَمْعُ، فَأَخَذْتُ حَدَقَتِي بِكَفِّي، فَسَعَيْتُ بِهَا فِي كَفِّي إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي كَفِّي دَمَعَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، إِنَّ قَتَادَةَ قَدْ أَوْجَهَ نَبِيَّكَ بِوَجْهِهٖ، فَاجْعَلْهَا أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٨، الرقم/١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩/٢٨١، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ١/٣٥٨، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٣٦٠، والهندي في كنز العمال، ١٢/١٧١، الرقم/٣٥٣٩٦۔

نَظَرًا، فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا نَظَرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ، وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ وَالسُّيُوطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک کمان پیش کی گئی، آپ ﷺ نے وہ کمان مجھے عطا فرمائی، میں اس کمان سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوکر تیر چلاتا رہا یہاں تک کہ اس کی ڈوری ٹوٹ گئی، میں رسول اللہ ﷺ کے مبارک چہرے کے سامنے اپنے چہرے پر تیر کھاتا رہا، جب بھی کوئی تیر رسول اللہ ﷺ کے مبارک چہرے کی طرف آتا تو میں اپنے سر کو اسی طرف جھکا دیتا تاکہ تیر چلائے بغیر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کو (اپنے چہرے کی ڈھال کے ذریعے) بچاؤں، اُن میں سے آخری تیر میری آنکھ میں آلگا جس سے میری آنکھ میرے رخسار پر لٹک گئی، میں اپنی آنکھ کو ہاتھ میں لیے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، جب رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھ میرے ہاتھ میں دیکھی تو آپ ﷺ کی چشمان مبارک میں آنسو اُتر آئے، آپ ﷺ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! قتادہ نے اپنے چہرے کو تیرے نبی کے چہرے کے لیے ڈھال بنائے رکھا، لہٰذا تو اس کی زخمی آنکھ کو زیادہ خوبصورت اور زیادہ تیز نظر والی آنکھ بنا دے۔ (رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے) دوسری آنکھ کے مقابلہ میں وہ آنکھ زیادہ خوبصورت اور زیادہ تیز نظر والی بن گئی۔

اِسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام ذہبی، سیوطی اور

ہندی نے اس کی تائید کی ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: وَرُمِيَ قَتَادَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَوْ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِشَيءٍ، فَأُصِيْبَتْ إِحْدٰى عَيْنَيْهِ فَسَقَطَتْ عَلٰى خَدِّهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْهَا ثُمَّ رَدَّهَا فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ نَظَرًا.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

ایک روایت میں ہے، راوی نے بیان کیا: غزوۂ بدر یا غزوۂ حنین کے دن حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا گیا۔ تو اُن کی ایک آنکھ زخمی ہو کر اُن کے رخسار پر ڈھلک گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آنکھ پر اپنا لعاب دہن مبارک لگایا پھر اُسے واپس لوٹا دیا تو وہ آنکھ (ٹھیک ہونے کے بعد) بصارت کے اعتبار سے بہترین آنکھ بن گئی۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: أُصِيْبَتْ عَيْنُ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، يَوْمَ أُحُدٍ، فَبَزَقَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَتْ أَصَحَّ

---

(۱) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩/٢٨٣۔

٩: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/١٢٠-١٢١، الرقم/١٥٥٠، وأيضاً في المفاريد/٦٤، الرقم/٦٢، وذكره العسقلاني في

عَيۡنَيۡهِ.

رَوَاهُ أَبُوۡ يَعۡلٰی.

حضرت عبد الرحمٰن بن حارث بن عبید سے روایت ہے، وہ اپنے دادا عبید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: غزوۂ اُحد کے روز حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ زخمی ہوگئی، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس پر اپنا مبارک لعاب دہن لگایا تو وہ آنکھ دونوں آنکھوں میں سے زیادہ خوبصورت ہوگئی۔

اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ أَبِي بَكۡرٍ الصِّدِّيۡقِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ فُلَانٌ يَجۡلِسُ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيءٍ اخۡتَلَجَ وَجۡهَهٗ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: كُنۡ كَذٰلِكَ، فَلَمۡ يَزَلۡ يَخۡتَلِجُ حَتّٰی مَاتَ.

رَوَاهُ الۡحَاكِمُ وَالۡأَصۡبَهَانِيُّ. وَقَالَ الۡحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحُ

.... المطالب العالية، ۱۵/ ۵۲۵، الرقم/۳۸۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۹۸، وأيضاً في المقصد العلي في زوائد أبي يعلی الموصلي، ۳/ ۱۵٦، الرقم/۱۲۷۸۔

۱۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ٦۷۸، الرقم/ ٤۲٤۱، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/ ۳۷، الرقم/ ۱۱، وابن الأثير في النهاية في غريب الأثر، ۲/ ٦۰۔

الْإِسْنَادِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (منافقین میں سے) ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھتا تھا اور آپ ﷺ جب کوئی کلام فرماتے تو وہ (بوجہ بغض و عناد) اپنا چہرہ ٹیڑھا کرتا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (بار بار یہ حرکت کرتے دیکھ کر) فرمایا: اسی طرح ہو جا، نتیجتاً (اس کا یہ حال ہوگیا) کہ وہ مرتے دم تک ہر وقت اپنا چہرہ ٹیڑھا کرتا رہتا تھا۔

اِسے امام حاکم اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَحْرَقَ الْمُشْرِكُوْنَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہما بِالنَّارِ، قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، يَمُرُّ بِهٖ وَيُمِرُّ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ: يَا نَارُ، كُوْنِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى عَمَّارٍ كَمَا كُنْتِ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ. (١)

---

(١) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٢٤٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣/٣٧٢، وذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٤٤٣، والعيني في عمدة القاري، ١/١٩٧، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٤، والحلبي في السيرة، ١/٤٨٣.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ.

ایک روایت میں حضرت عمرو بن میمون ﷺ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو آگ میں جلا (کر اذیت) دیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرتے اور اپنا دستِ اقدس ان کے سر پر پھیرتے اور (حکم) فرماتے: اے آگ، عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا جیسا کہ تو ابراہیم علیہ السلام پر (سلامتی والی) ہوگئی تھی (تو وہ آگ حضرت عمار ﷺ کو جلاتی نہیں تھی) اور (آپ ﷺ فرماتے: اے عمار! کفار کا یہ عذاب تیری زندگی نہ لے سکے گا بلکہ) تجھے ایک باغی گروہ شہید کرے گا۔

اِسے امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور ابن الجوزی نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

١١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَائِشَةُ، لَوْ شِئْتُ

١١: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٨/٣١٨، الرقم/٤٩٢٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٣٨١، وابن حيان في أخلاق النبي ﷺ وآدابه، ٣/٢٤٥، الرقم/٦١٧، والبغوي في شرح السنة، ١٣/٢٤٧-٢٤٨، الرقم/٣٦٨٤، وأبوسعد النيسابوري في شرف المصطفى ﷺ، ٤/٣٤٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٧٤، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/١٦٢٢، الرقم/٥٨٣٥،

لَسَارَتْ مَعِي جِبَالُ الذَّهَبِ، جَاءَنِي مَلَکٌ إِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّکَ يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ لَکَ: إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِکًا؟ قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلٰی جِبْرِيْلَ قَالَ: فَأَشَارَ إِلَيَّ: أَنْ ضَعْ نَفْسَکَ قَالَ: فَقُلْتُ: نَبِيًّا عَبْدًا. قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا، يَقُوْلُ: آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ حَيَّانَ وَالْبَغَوِيُّ وَأَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا **سے مروی ہے،** آپ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں، میرے پاس ایک فرشتہ آیا، اُس کی ازار باندھنے کا مقام کعبہ کی بلندی کے برابر تھا۔ اس نے کہا: اگر آپ چاہیں تو نبی اور بادشاہ بن جائیں، (نبی اکرم ﷺ) فرماتے ہیں: جبریل امین علیہ السلام نے مجھے اشارہ کیا کہ آپ عجز و نیاز کا راستہ اختیار

.... والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٩٤-١٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٤٠٧۔

فرمائیں۔ سو میں نے کہا: میں نبی اور اللہ تعالیٰ کا بندہ ہی رہنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: اُس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ ٹیک لگا کر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: میں اُسی طرح کھاؤں گا جس طرح ایک عبد (بندہ) کھاتا ہے اور اُسی طرح بیٹھوں گا جیسے عبد (بندہ) بیٹھتا ہے۔

اس روایت کو امام ابو یعلی، ابن سعد، ابن حیان، بغوی اور ابو سعد نیشاپوری نے روایت کیا ہے، امام ہیثمی نے کہا: اس کی سند حسن ہے۔ ذہبی نے کہا: یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔

١٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَأَتْ فِرَاشَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، عَبَاءَةً مَثْنِيَّةً، فَانْطَلَقَتْ، فَبَعَثَتْ إِلَيَّ بِفِرَاشٍ حَشْوُهُ الصُّوْفُ. فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا هٰذَا، يَا

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/١٤، والبيهقي في دلائل النبوة، باب ذكر أخبار رويت في زهده في الدنيا وصبره على القوت الشديد فيها، ١/٣٤٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤٦٥، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/١٠٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/١٠٥-١٠٦، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٥٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٣٣٣-٣٣٤، والألباني في السلسلة الصحيحة، ٥/٦٣٤، الرقم/٢٤٨٤.

عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فُلَانَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ دَخَلَتْ عَلَيَّ، فَرَأَتْ فِرَاشَكَ، فَذَهَبَتْ، فَبَعَثَتْ إِلَيَّ بِهٰذَا. فَقَالَ: رُدِّيْهِ. قَالَتْ: فَلِمَ أَرُدُّهُ؟ وَأَعْجَبَنِي أَنْ يَكُوْنَ فِي بَيْتِي، حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: رُدِّيْهِ، يَا عَائِشَةُ، فَوَاللهِ، لَوْ شِئْتُ لَأَجْرَى اللهُ تَعَالٰى مَعِي جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں: میرے پاس انصار کی ایک عورت آئی، تو اس نے رسول اللہ ﷺ کا بستر دیکھا کہ دہری کی ہوئی عباء ہے تو وہ (یہ منظر دیکھ کر) چلی گئی، پھر اس نے میرے پاس (حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے) ایک بستر بھیجا جس میں اُون بھری ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے پوچھا: عائشہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی، اُس نے آپ کا بستر دیکھا تو وہ چلی گئی۔ پھر اس نے یہ (آپ ﷺ کے لیے) میری طرف بھیج دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے واپس کر دو۔ آپ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: میں یہ بستر کیوں واپس کروں؟ (مجھے رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں) مجھے اچھا لگا کہ یہ میرے گھر میں رہے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہی فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے

عائشہ! یہ لوٹا دو۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلایا کرے۔

اسے امام احمد نے 'کتاب الزھد' میں اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

إِخْتِيَارُهُ ﷺ وَتَصَرُّفُهُ عَلٰى تَخْلِيْقِ الْمَاءِ وَنَبْعِهٖ

﴿حضور ﷺ کے پانی کی تخلیق اور چشمے جاری کرنے پر اختیارات اور تصرفات﴾

١٣. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٠٩، ١٣١٠، الرقم/٣٣٧٩، ٣٣٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم/٢٢٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٢، الرقم/١٢٣٧٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم/٣٦٣١، ومالك في الموطأ، ١/٣٢، الرقم/٦٢، والشافعي في المسند، ١/١٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٦، الرقم/٣١٧٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٩٣، الرقم/٨٧٨۔

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے بہہ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ﷺ سے دریافت کیا: آپ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ،

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم/٣٣٨٣، وأيضًا في كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم/٣٩٢١-٣٩٢٣، وأيضًا في كتاب الأشربة، باب شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم/٥٣١٦، وأيضًا في كتاب التفسير/الفتح، باب إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم/٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٩، الرقم/١٤٥٦٢، والدارمي في السنن، ١/٢٧، الرقم/٢٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦٥، الرقم/١٢٥، وأبو يعلى في المسند، ٤/٨٢، الرقم/٢١٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٠، الرقم/٦٥٤٢، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩، الرقم/٨٢، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧٢۔

وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں (پانی کے لیے) فریادی ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لیے پانی ہے نہ پینے کے لیے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب سیر ہوکر پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لیے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔

اِسے امام بخاری، اَحمد، دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ، قَالَا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ، يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ، وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ، فَوَاللهِ، مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ.

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب، ٢/٩٧٤، الرقم/٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٨-٣٢٩، الرقم/١٨٩٤٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في صلح العدو، ٣/٨٥، الرقم/٢٧٦٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٣٠-٣٣٢، الرقم/٩٧٢٠، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦-٢١٨، الرقم/٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩-١٠، الرقم/١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢١٨-٢١٩، الرقم/١٨٥٨٧۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کی حدیث کی تصدیق کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (صلح) حدیبیہ کے زمانہ میں (مدینہ منورہ سے) روانہ ہوئے۔ آگے راوی نے طویل حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا کر کے پانی لے لیا حتیٰ کہ وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا پھر (انہیں دیتے ہوئے) فرمایا: اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ (یعنی گاڑھ دو)۔ خدا کی قسم! پانی فوراً ابلنے لگا اور تمام لوگ پانی سے سیراب ہو گئے۔

اِسے امام بخاری، اَحمد، ابو داود، اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَسِيْرُ فِي الْجَيْشِ لَيْلًا، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: فَعَرَّسْنَا وَنَحْنُ خَمْسَةٌ بِرَسُوْلِ اللهِ، ﷺ وَمَعِي إِدَاوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ وَرِكْوَةٌ لِي أَشْرَبُ فِيْهَا؛ فَنِمْنَا، فَمَا انْتَبَهْنَا إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ، فَقُلْنَا: إِنَّا لِلّٰهِ فَاتَنَا الصُّبْحُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَنُغِيْظَنَّ الشَّيْطَانَ كَمَا أَغَاظَنَا. فَتَوَضَّأَ مِنْ مَاءِ الْإِدَاوَةِ

فَفَضَلَ فَضْلَةٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا قَتَادَةَ، احْتَفِظْ بِمَا فِي الْإِدَاوَةِ وَالرِّكْوَةِ، فَإِنَّ لَهَا شَأْنًا ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا الْفَجْرَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَقَرَأَ بِالْمَائِدَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَوْ أَطَاعُوْا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَرَشَدُوْا.

وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ أَرَادَا أَنْ يَنْزِلَا بِالْجَيْشِ عَلَى الْمَاءِ، فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا، فَنَزَلُوْا عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَحِقَ الْجَيْشَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَنَحْنُ مَعَهُ وَقَدْ كَادَتْ تُقْطَعُ أَعْنَاقُ الرِّجَالِ وَالْخَيْلِ عَطَشًا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالرِّكْوَةِ فَأَفْرَغَ مَا فِي الْإِدَاوَةِ فِيْهَا، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَيْهَا، فَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ، وَأَقْبَلَ النَّاسُ فَاسْتَقَوْا، وَفَاضَ الْمَاءُ حَتّٰى تَرَوَّوْا، وَأَرْوَوْا خَيْلَهُمْ وَرِكَابَهُمْ، فَإِنْ كَانَ فِي الْعَسْكَرِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ بَعِيرٍ – وَيُقَالُ: خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ بَعِيرٍ – وَالنَّاسُ ثَلَاثُوْنَ أَلْفًا، وَالْخَيْلُ عَشْرَةُ آلَافٍ. وَذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِأَبِي قَتَادَةَ: احْتَفِظْ

بِالرِّكْوَةِ وَالإِدَاوَةِ.(١)

رَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ. وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ وَالصَّالِحِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

حضرت ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے وقت جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک لشکر میں چل رہے تھے، پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی جس میں بیان کیا کہ ہم نے آخر شب آرام کیا، اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پانچ ساتھی تھے، اور میرے پاس وضو کا ایک برتن تھا جس میں کچھ پانی تھا، اور ایک چمڑے کا ڈول تھا جس سے پانی پیتا تھا؛ پھر ہم سوگئے اور پھر سورج کی تپش نے ہی ہمیں جگایا، ہم نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن پڑھا کیونکہ ہماری صبح کی نماز قضاء ہوگئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم ضرور بالضرور شیطان کو غضب ناک کریں گے جیسے اس نے ہمیں غضب ناک کیا ہے۔ آپ ﷺ نے وضو والے برتن کے پانی سے وضو فرمایا تو اس میں سے کچھ پانی بچ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ! وضو کے برتن اور

---

(١) أخرجه الواقدي في المغازي، ١/١٠٤٠-١٠٤١، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٢/٧٢-٧٣، والحلبي في السيرة، ٣/٤١٣، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٤٥٦، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٤٩۔

چمڑے کے ڈول میں جو پانی ہے اسے بچا کے رکھو کیونکہ اس کے لیے ایک خاص بات ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سورج کے طلوع ہونے کے بعد ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ المائدۃ کی تلاوت فرمائی۔ پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ابوبکر اور عمر کی اطاعت کرتے تو یقیناً صحیح منزل پا لیتے۔

(آپ ﷺ نے یہ اس لیے فرمایا کہ) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ارادہ فرمایا تھا کہ وہ لشکر کو پانی والی زمین پر اتاریں، لیکن لوگوں نے ان کی بات نہ مانی اور ایک بے آب و ویران زمین پر پڑاؤ ڈالا، رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور سورج کے زوال کے وقت لشکر کو جاملے۔ ہم بھی آپ ﷺ کی معیت میں تھے اور قریب تھا کہ لوگوں اور گھوڑوں کی گردنیں مارے پیاس کے ٹوٹ جائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے چمڑے کا ڈول منگوایا اور جو پانی وضو کے برتن میں تھا وہ چمڑے کے برتن میں ڈال دیا اور اپنی مبارک انگلیاں اس برتن پر رکھیں تو پانی آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ پڑا۔ لوگ آئے اور پانی سے سیراب ہوئے۔ وہ پانی بہہ نکلا یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہوگئے اور انہوں نے اپنے گھوڑوں اور سواریوں کو بھی سیراب کیا اگرچہ لشکر میں بارہ ہزار اونٹ تھے - اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پندرہ ہزار اونٹ تھے - اور تیس ہزار لوگ تھے، اور دس ہزار گھوڑے تھے،

حضرت ابو قتادہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان: 'اس چمڑے کے ڈول اور وضو کے برتن میں موجود پانی کو سنبھال کر رکھو' (کی یہی حکمت تھی جو بطورِ معجزہ ظاہر ہوئی، اور اس واقعہ سے آپ ﷺ کا مستقبل کا حال جاننے کا بھی اظہار ہوتا ہے)۔

اِسے امام واقدی نے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی اور صالحی نے کہا ہے: اس کو ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

إِخۡتِيَارُهُ ﷺ وَتَصَرُّفُهُ عَلَى الۡبَهَائِمِ وَالۡحَيَوَانَاتِ الۡأُخۡرٰى

﴿حضور ﷺ کے چوپایوں اور دیگر حیوانات پر اِختیارات اور تصرفات﴾

١٦. عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ: أَقۡبَلۡنَا مَعَ رَسُوۡلِ اللهِ ﷺ مِنۡ سَفَرٍ، حَتّٰى إِذَا دَفَعۡنَا إِلٰى حَائِطٍ مِنۡ حِيۡطَانِ بَنِي النَّجَّارِ، إِذَا فِيۡهِ جَمَلٌ لَا يَدۡخُلُ الۡحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيۡهِ. قَالَ: فَذَكَرُوۡا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ حَتّٰى أَتَى الۡحَائِطَ. فَدَعَا الۡبَعِيۡرَ، فَجَاءَ وَاضِعًا مِشۡفَرَهُ إِلَى الۡأَرۡضِ حَتّٰى بَرَكَ بَيۡنَ يَدَيۡهِ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتُوۡا خِطَامًا. فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلٰى صَاحِبِهٖ. قَالَ: ثُمَّ الۡتَفَتَ إِلَى النَّاسِ قَالَ: إِنَّهُ

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٠، الرقم/١٤٣٧٢، والدارمي في السنن، ١/٢٤، الرقم/١٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٥، الرقم/٣١٧١٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٣٧، الرقم/١١٢٢، وابن حبان في الثقات، ٤/٢٢٢-٢٢٣، الرقم/٢٦١٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٧۔

لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: قُلْتُ: فِي الصَّحِيْحِ بَعْضُهُ ...... وَفِيْهِ عَبْدُ الْحَكِيْمِ بْنُ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرَحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر سے واپس آتے ہوئے جب بنونجار کے ایک باغ کے قریب پہنچے تو ہمیں معلوم ہوا کہ اُس باغ میں ایک سرکش اُونٹ ہے۔ جو کوئی بھی باغ میں داخل ہوتا ہے وہ اُس پر حملہ کر دیتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے اِس بات کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور باغ میں داخل ہوگئے۔ آپ ﷺ نے اُونٹ کو بلایا تو وہ اپنے ہونٹ زمین سے مَس کرتے ہوئے (یعنی تعظیماً گردن جھکا کر) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ ﷺ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس کی نکیل لاؤ۔ آپ ﷺ نے اُسے نکیل ڈالی اور اُسے اُس کے مالک کے سپرد کر دیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک زمین و آسمان میں سوائے سرکش جنوں اور انسانوں کے کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ تسلیم نہ کرتی ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

اِسے امام احمد، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے

فرمایا: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مختصراً (صحیح بخاری و مسلم) میں بھی ہے ...... اِس کی سند میں ایک راوی عبد الحکیم بن سفیان ہے۔ امام ابن ابی حاتم نے اُس کا ذکر بغیر کسی جرح کے کیا ہے جب کہ اِس حدیث کے بقیہ تمام رجال بھی ثقات ہیں۔

إِخْتِيَارُهٗ ﷺ وَتَصَرُّفُهٗ عَلَى الْأَشْجَارِ وَالنَّبَاتَاتِ

﴿حضور ﷺ کے درختوں اور نباتات پر اِختیارات اور تصرفات﴾

١٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُـلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ. قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا کَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي کَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتّٰى کَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَخَذَهَا، فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَکَّتُ،

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب البيوع، باب النجار، ٢/ ٧٣٨، الرقم/ ١٩٨٩، وأحمد بن حنبل عن أنس بن مالك رضي الله عنه في المسند، ٣/ ٢٢٦، الرقم/ ١٣٣٨٧، والترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب (٦)، ٥/ ٥٩٤، الرقم/ ٣٦٢٧، والنسائي في السنن، کتاب الجمعة، باب مقام الإمام في الخطبة، ٣/ ١٠٢، الرقم/ ١٣٩٦، وابن ماجه في السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/ ٤٥٤-٤٥٥، الرقم/ ١٤١٤، ١٤١٧.

حَتَّى اسْتَقَرَّتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے کوئی ایسی چیز نہ بنوا دوں جس پر آپ (خطبہ کے وقت) تشریف فرما ہوسکیں؟ کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو بنوا دو)۔ راوی نے کہا: اُس عورت نے آپ ﷺ کے لیے ایک منبر بنوا دیا۔ پھر جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو (آپ ﷺ کے لیے) تیار کیا گیا تھا کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجر و فراقِ رسول ﷺ میں) چیخ اُٹھا یہاں تک کہ (غمِ فراق میں) پھٹ جاتا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر مبارک سے نیچے تشریف لے آئے اور کھجور کے ستون کو پکڑ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح ہچکیاں لینے لگا جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے قرار مل گیا۔

اِسے امام بخاری، احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہما عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ

۱۸: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ۱/۲۹، الرقم/۳۲، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ۶/۶۰۳، الرقم/۳۳۹۰، وابن كثير في شمائل الرسول، ۱/۲۵۱،

فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَأُقِيْمَ إِلٰى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اسْتَنَدَ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهٖ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ فَرَآهُ قَائِمًا إِلٰى جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهٖ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُوْمُ عَلَيْهِ، فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ، وَإِنْ شَاءَ قَامَ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ائْتُوْنِي بِهٖ. فَأَتَوْهُ بِهٖ فَأُمِرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ هِيَ الْآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذٰلِكَ رَاحَةً، فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ إِلٰى هٰذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِيْنَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ.

فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: اخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُكَ وَتُثْمِرَ

.... والعيني في عمدة القاري، ١٦/١٢٩، الرقم/٥٨٥٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٢٦۔

فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللهِ مِنْ ثَمَرَتِکَ وَنَخْلِکَ فَعَلْتُ. فَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهُ: نَعَمْ، قَدْ فَعَلْتُ. مَرَّتَيْنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے تو کھڑے ہو کر فرماتے۔ دورانِ خطاب کبھی قیام طویل ہو جاتا تو یہ طوالت آپ ﷺ کی طبیعت مقدسہ پر گراں ہوتی، تب (آپ ﷺ کی سہولت کے لیے) زمین کھود کر اُس میں کھجور کا خشک تنا نصب کر دیا گیا۔ چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے اور آپ ﷺ کا قیام طویل اور تھکا دینے والا ہو جاتا تو آپ ﷺ کھجور کے اس تنے کا سہارا لے کر اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے۔ پھر ایک شخص نے جو (کہیں سے) مدینہ منورہ آیا ہوا تھا، آپ ﷺ کو کھجور کے اِس تنے کے ساتھ کھڑے دیکھا تو اُس نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ میری اس چیز کو پسند فرمائیں گے جو آپ ﷺ کے لیے آرام دہ ہوگی تو میں ان کے لیے ایک ایسی مسند تیار کردوں جس پر آپ ﷺ قیام فرما ہوں؛ اس پر آپ ﷺ جتنی دیر چاہیں تشریف فرما ہوں اور جتنی دیر چاہیں کھڑے ہو جائیں۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے آؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے حضور نبی اکرم

ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے تو اس شخص کو حکم دیا گیا کہ وہ تین یا چار پائیدان والا منبر تیار کر دے۔ یہ آج بھی منبر المدینہ میں موجود ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس منبر (پر تشریف فرما ہونے) میں راحت محسوس کی۔ جب آپ ﷺ نے اس خشک کھجور کے تنے سے جدائی اختیار کی اور اپنے لیے بنائے گئے اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو خشک لکڑی کا وہ تنا غمناک ہو گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے اشتیاق اور غم میں اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لیے روتی ہے۔

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک تنے کی آہ و بکاء سنی تو اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ اقدس اس پر رکھا اور فرمایا: تم چاہو تو میں تمہیں اسی جگہ دوبارہ لگا دوں جہاں تم پہلے تھے، اور تم دوبارہ ویسے ہی سرسبز و شاداب ہو جاؤ جیسا کہ کبھی تھے، اور اگر چاہو تو (میری اس خدمت کے صلہ میں جو تم نے کچھ عرصہ سرانجام ہے) تمہیں جنت میں لگا دوں، وہاں تم جنت کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتے رہو، پھر تمہاری نشو ونما بہترین ہو جائے اور تم پھل دینے لگو، اور پھر اولیاء اللہ، تمھارا پھل کھائیں، اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسا کر دیتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اسے دو مرتبہ فرمایا: ہاں میں نے ایسا کر دیا۔ بعد ازاں حضور نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور کے اس تنے نے یہ اختیار کیا کہ میں اسے جنت میں لگا دوں۔

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ سَوَادٍ السَّرْحِيِّ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: مَا أَعْطَى اللهُ نَبِيًّا مَا أَعْطٰى مُحَمَّدًا ﷺ. فَقُلْتُ: أَعْطٰى عِيسٰى علیہ السلام إِحْيَاءَ الْمَوْتٰى، فَقَالَ: أَعْطٰى مُحَمَّدًا ﷺ الْجِذْعَ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى هُيِّئَ لَهُ الْمِنبَرُ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى سُمِعَ صَوْتُهٗ، فَهٰذَا أَكْبَرُ مِنْ ذَاكَ. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

ایک روایت میں حضرت عمرو بن سواد السّرحی، امام شافعی رضی اللہ عنہ **سے روایت کرتے ہیں** کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی مکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو (مقام و مرتبہ اور شرف و منزلت) عطا فرمایا ہے وہ کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا۔ تو میں نے ان سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو کھجور کے اس

(١) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٦٨، وأيضًا في الاعتقاد/٢٧١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١١٦، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٣٢۔

(خشک) تنے کا معجزہ عطا کیا گیا ہے جس کے ساتھ آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے لیے منبر تیار کیا گیا تو کھجور کا وہ خشک تنا (فراقِ رسول ﷺ میں) یوں رویا کہ اس کے رونے کی آواز بھی سنائی دی اور یہ مردے زندہ کرنے کے معجزہ سے بھی بڑا معجزہ ہے۔

اِسے امام بیہقی نے اور ابو نعیم نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايةِ بُرَيْدَةَ ﷺ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتَنِدُ إِلٰى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا خَطَبَ، فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنبَرُ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنًا، رَقَّ لَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَأَتَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ شِئْتَ رَدَدْتُكَ إِلَى الْحَائِطِ الَّذِي كُنْتَ فِيْهِ، فَكُنْتَ كَمَا كُنْتَ، تَنْبُتُ لَكَ عُرُوْقُكَ، وَيَكْمُلُ خَلْقُكَ، وَيُجَدَّدُ لَكَ خُوْصٌ وَثَمَرَةٌ، وَإِنْ شِئْتَ غَرَسْتُكَ فِي الْجَنَّةِ، فَيَأْكُلُ أَوْلِيَاءُ اللهِ مِنْ ثَمَرِكَ. ثُمَّ أَصْغٰى إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ لِيَسْتَمِعَ

مَا يَقُوْلُ، قَالَ: بَلْ تَغْرِسُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَيَأْكُلُ مِنِّي أَوْلِيَاءُ اللهِ، وَأَكُوْنُ فِي مَكَانٍ لَا أَبْلٰى فِيْهِ، فَسَمِعَهُ مَنْ يَلِيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نَعَمْ، قَدْ فَعَلْتُ، فَعَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: خَيَّرْتُهُ كَمَا سَمِعْتُمْ، فَاخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ، فَاخْتَارَ دَارَ الْبَقَاءِ عَلٰى دَارِ الْفَنَاءِ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

حضرت بریدہ ﷛ کی روایت میں (یوں) ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں جب خطبہ ارشاد فرماتے تو ایک کھجور کے خشک تنے کے ساتھ ٹیک لگا لیتے، پھر جب آپ ﷺ کے لیے وہاں منبر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف تشریف لے گئے اس پر کھجور کا تنا آپ ﷺ کے شوق اور محبت میں دھاڑیں مار کر رونے لگا جس سے اہل مسجد کے دل بھی بھر آئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے آئے۔

---

(١) أخرجه أبو سعد النيسابوري في شرف المصطفى ﷺ، ٢/٤٣٦، الرقم/٦٣٢، والقاضي عياض في الشفا/٣٧١، الرقم/٧٧١، وذكره الحضرمي في سيرة النبي المختار ﷺ، ١/١٤٩، والحلبي في السيرة الحلبية، ٢/٣٦٧۔

اور اپنا دست شفقت اس پر رکھا تو وہ خاموش ہوگیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تو چاہتا ہے تو میں تجھے اسی باغ میں دوبارہ لگا دوں جس میں تو پہلے تھا اور تو ویسا ہی ہو جائے جیسے کہ تو (کٹنے سے پہلے) تھا، تمہاری جڑیں اگا دی جائیں، تمہاری خلقت مکمل کر دی جائے اور نئے سرے تمہاری شاخیں نکلیں اور پھل لگ جائے۔ اور اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں لگا دوں اور وہاں اولیاء اللہ تیرا پھل کھائیں، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر انور اس کی طرف جھکایا تاکہ اس کی بات سماعت فرمائیں، اس نے عرض کیا: بلکہ مجھے جنت میں گاڑ دیں تاکہ اولیاء اللہ میرا پھل کھائیں اور میں ایسی جگہ پر رہوں جہاں میں بوسیدگی سے محفوظ ہو جاؤں آپ ﷺ کے پاس والے صحابہ بھی اس (درخت کی بات) سن رہے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، میں نے ایسا ہی کردیا ہے، رسول اللہ ﷺ منبر کی طرف لوٹ آئے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے اسے اختیار دیا ہے جیسا کہ تم نے سنا ہے اور اس نے یہ بات اختیار کی کہ میں اسے جنت میں لگا دوں، اس نے دار البقاء کو دار الفناء پر ترجیح دی ہے۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری اور قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ: هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي

أَمْرِ الْحَنَّانَةِ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ، وَأَمْرُ الْحَنَّانَةِ مِنَ الْأُمُوْرِ الظَّاهِرَةِ، وَالْأَعْـلَامِ النَّيِّرَةِ الَّتِي أَخَذَهَا الْخَلَفُ عَنِ السَّلَفِ، وَرِوَايَةُ الْأَحَادِيْثِ فِيْهِ كَالتَّكْلِيْفِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ، وَبِهِ الْعِيَاذُ وَالْعِصْمَةُ.(١)

امام بیہقی نے فرمایا: یہ احادیث جو ہم نے ستونِ حنانہ کے معاملہ میں ذکر کی ہیں یہ ساری کی ساری صحیح ہیں۔ اور ستونِ حنانہ والا معاملہ اُن ظاہری اُمور اور روشن دلائل میں سے ایک ہے، جنہیں بعد میں آنے والوں (خَلَف) نے پہلے گزر جانے والوں (سَلَفْ) سے لیا اور اس کے بارے میں احادیث کو روایت کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی ضروری شرعی اَمر کو بجا لانا۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اسلام اور سنت کی نعمت سے نوازا اور پناہ اور عصمت اسی کی ہے۔

قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ الْمَالِكِيُّ فِي 'الشِّفَا': وَيَعْضُدُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ حَدِيْثُ أَنِيْنِ الْجِذْعِ، وَهُوَ فِي نَفْسِهٖ مَشْهُوْرٌ مُنْتَشَرٌ، وَالْخَبَرُ بِهٖ مُتَوَاتِرٌ، قَدْ خَرَّجَهُ أَهْلُ الصَّحِيْحِ، وَرَوَاهُ مِنَ الصَّحَابَةِ بِضْعَةَ عَشَرَ، مِنْهُمْ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَجَابِرُ بْنُ

(١) البيهقي في دلائل النبوة، ٢/٥٦٣۔

عَبْدِ اللهِ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، وَبُرَيْدَةُ، وَأُمُّ سَلَمَةَ، وَالْمُطَّلِبُ بْنُ أَبِي وَدَاعَةَ ﷺ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَحَدِيْثُ أَنَسٍ صَحِيْحٌ.(١)

قاضی عیاض المالکی 'الشفا' میں فرماتے ہیں: یہ سب احادیث ستون کے رونے والی حدیث کو تقویت دیتی ہیں۔ اور یہ حدیث بذاتِ خود مشہور و معروف اور تواتر کے ساتھ مروی ہے۔ ائمہ صحاح نے اسے بیان کیا ہے اور دس سے زیادہ صحابہ کرام ﷺ نے اسے روایت کیا ہے، جن میں حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت سہل بن سعد، حضرت ابو سعید خدری، حضرت بریدہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت مطلب بن ابی وداعہ ﷺ شامل ہیں۔ یہ تمام حضرات اس حدیث کو معناً روایت کرتے ہیں۔ اور امام ترمذی نے (اس حدیث کے حوالے سے) کہا ہے: حضرت انس ﷺ کی حدیث صحیح ہے۔

١٩. عَنْ جَابِرٍ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

---

(١) القاضي عياض في الشفا/٣٦٩، الرقم/٧٥٣۔

١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب حديث

حَتّٰی نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ. فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ. فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ. فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي. فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰی إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ. فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ. الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ. حَتّٰی أَتَی الشَّجَرَةَ الْأُخْرٰی. فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ. حَتّٰی إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، لَأَمَ بَيْنَهُمَا، (يَعْنِي جَمَعَهُمَا)، فَقَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا.

قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: فَيَتَبَعَّدَ - فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي. فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا. وَإِذَا

.... جابر الطويل، وقصة أبي اليَسَر، ٤/٢٣٠٦-٢٣٠٧، الرقم/٣٠١٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٥٥-٤٥٧، الرقم/٦٥٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٩٤، الرقم/٤٥٢، وأيضاً في دلائل النبوة، ٦/٧-٩، وابن عبد البر في التمهيد، ١/٢٢٢، وذكره الأصبهاني في دلائل النبوة/٥٣-٥٥، الرقم/٣٧۔

الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا. فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ. فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً. فَقَالَ بِرَأْسِهٖ هٰكَذَا – وَأَشَارَ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ بِرَأْسِهٖ يَمِيْنًا وَشِمَالًا – ثُمَّ أَقْبَلَ. فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَيَّ قَالَ: يَا جَابِرُ، هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. فَأَقْبِلْ بِهِمَا. حَتّٰى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ.

قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ. فَانْذَلَقَ لِي. فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ. فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت جابر ﷺ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ

ﷺ کے ساتھ (ایک غزوہ) کے سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (اردگرد) دیکھا لیکن آپ ﷺ کو پردہ کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے، رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ درخت اس اونٹ کی طرح فرماں بردار ہو کر آپ ﷺ کے ساتھ چلنے لگا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ مہار پکڑنے والے کے تابع ہو۔ پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ درخت بھی پہلے درخت کی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو کر ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اذن سے جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت جڑ گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس خیال سے نکلا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے قریب دیکھ کر کہیں مزید دور نہ چلے جائیں، - اور محمد بن عباد کی روایت میں ہے: مزید دور نہ ہوجائیں - میں وہاں بیٹھا اپنے دل سے باتیں کر رہا تھا، میں نے اچانک دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت ایک دوسرے سے الگ ہو کر اپنے اپنے سابقہ اصل مقام پر جا کھڑے

ہوئے۔ میں نے دیکھا لمحہ بھر کے لیے رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے رہے، پھر آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک سے اس طرح اشارہ کیا: - (اشارہ کی کیفیت بتانے کے لیے) راوی ابو اسماعیل نے بھی اپنے سر سے دائیں بائیں اشارہ کیا - (حضرت جابر فرماتے ہیں) پھر آپ ﷺ میری طرف آنے لگے، جب آپ ﷺ میرے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تم نے وہ مقام دیکھا تھا جہاں میں کھڑا تھا۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا تھا تو ایک شاخ اپنی دائیں جانب اور ایک شاخ اپنی بائیں جانب ڈال دینا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اُٹھ کر ایک پتھر لیا اور اسے توڑ کر تیز کیا، پھر میں ان درختوں کے پاس گیا اور ہر ایک سے ایک ایک شاخ توڑی، پھر میں انہیں گھسیٹ کر رسول اللہ ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ لایا اس جگہ ایک شاخ دائیں جانب اور ایک شاخ بائیں جانب ڈال دی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے حکم پر عمل کر دیا ہے۔ مگر (کیا میں جان سکتا ہوں کہ) اس عمل کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس جگہ دو قبروں کے پاس سے گزرا جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا، میں نے چاہا کہ میری شفاعت کے سبب جب تک وہ شاخیں سرسبز و تازہ رہیں گی ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔

اِسے امام مسلم، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّکَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله، ٥/٥٩٤، الرقم/٣٦٢٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٦، الرقم/٤٢٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١١٠، الرقم/١٢٦٢٢، وأيضاً في المعجم الأوسط، ٥/١٩٧، الرقم/٥٠٦٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٣، الرقم/٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٣٨-٥٣٩، الرقم/٥٢٧، والبيهقي في الاعتقاد/٤٨، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/١٦٦٦، الرقم/٥٩٢٦۔

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت پر لگے ہوئے اس کے خوشے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے (نباتات پر حضور اکرم ﷺ کا یہ تصرف) دیکھ کر اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔

اِسے امام ترمذی، حاکم، طبرانی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٢١. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدْيَتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرٰى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلٰى مَنَابَتِهِمَا، وَجَاءَ بَعِيْرٌ فَضَرَبَ

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧٢/٤، الرقم/١٧٥٩٥، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢٢٠/٣-٢٢١، الرقم/١٢٠٠، والماوردي في أعلام النبوة/١٩٣، وذكره الخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٢٧٢/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٩.

بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا، فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَتٰى عَلٰى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ، فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ فَوُضِعَتْ عَلٰى قَبْرِهِ فَقَالَ: عَسٰى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت یعلی بن سیابہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضاے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو چھوٹے چھوٹے پودوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔) پھر آپ ﷺ نے اُنہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔ پھر ایک اُونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر گھسیٹتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اُس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اُونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اِس کا خیال ہے کہ اِس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کے مالک کو بلا بھیجا۔ (جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اُس

سے فرمایا: کیا یہ اُونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اِس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں (کیوں کہ یہ اب آپ کا ہوگا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اِس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اُس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اِس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک ایسی قبر (کے پاس) سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے گناہِ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا تھا (بلکہ صغیرہ گناہوں سے نہ بچنا عذاب کا باعث ہے)۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اُسے اُس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اِسے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی اسناد حسن ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، فَقَالَ لِي: ائْتِ تِلْكَ الْأَشَائَتَيْنِ – قَالَ وَكِيْعٌ: يَعْنِي النَّخْلَ الصِّغَارَ – فَقُلْ لَهُمَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا. فَاجْتَمَعَتَا. فَاسْتَتَرَ بِهِمَا. فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: ائْتِهِمَا، فَقُلْ لَهُمَا: لِتَرْجِعْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا

إِلٰى مَكَانِهَا فَقُلْتُ لَهُمَا. فَرَجَعَتَا.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَغَوِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ، وَالطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ، وَأَحَدُ إِسْنَادَي أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: وَلَهُ طُرُقٌ أُخْرٰى عِنْدَ أَحْمَدَ مِنْ رِوَايَةِ يَعْلَى بْنِ سَبَابَةَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

حضرت یعلی بن مرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے حاجت کے لیے جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو مجھ سے فرمایا: ان دو درختوں کو بلا لاؤ - وکیع بیان کرتے کہ **الْأَشَائَتَيْن** سے مراد کھجور کے چھوٹے

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٠، ١٧٢، الرقم/١٧٥٨٣، ١٧٦٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الارتياد للغائط والبول، ١/١٢٢، الرقم/٣٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٠-٣٢١، الرقم/٣١٧٥٣، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣/١١٧، الرقم/١٦١١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٧٠، والأصبهاني في دلائل النبوة/٢١٩، الرقم/٣٠٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٦٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٣٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥-٦۔

درخت ہیں - حضرت مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان درختوں کے پاس گیا اور ان سے کہا: تمہیں رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ۔ (یہ سنتے ہی) وہ دونوں درخت اکٹھے ہوگئے اور آپ ﷺ نے ان کے ذریعہ پردہ فرمایا۔ جب آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا: جاؤ ان دونوں درختوں سے کہو کہ اپنی جگہ پر لوٹ جائیں، میں نے جاکر ان سے (اپنی سابقہ جگہوں کی طرف لوٹنے کے لیے) کہا تو وہ اپنی (پہلی) جگہ واپس چلے گئے۔

اِسے امام احمد نے، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن ابی شیبہ، ابن ابی عاصم اور بغوی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے دو سندوں سے روایت کیا ہے، اور ان ہی کی طرح طبرانی نے بھی اسے روایت کیا ہے؛ امام احمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ اور کنانی نے کہا ہے: امام احمد کے پاس یعلی بن لبابہ کی روایت سے ایسی سند کے ساتھ جس پر کچھ کلام نہیں اس حدیث کے دیگر طرق بھی ہیں۔ البانی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُ مِنْهُ شَيْئًا عَجَبًا، نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ: انْطَلِقْ إِلٰى هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ فَقُلْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

يَقُوْلُ لَكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا. فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ لَهُمَا ذٰلِكَ. فَانْتُزِعَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِنْ أَصْلِهَا، فَمَرَّتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ إِلٰى صَاحِبَتِهَا، فَالْتَقَيَا جَمِيْعًا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ مِنْ وَرَائِهِمَا، ثُمَّ قَالَ: انْطَلِقْ فَقُلْ لَهُمَا لِتَعُوْدَ كُلُّ وَاحِدَةٍ إِلٰى مَكَانِهَا. فَأَتَيْتُهُمَا، فَقُلْتُ ذٰلِكَ لَهُمَا، فَعَادَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ إِلٰى مَكَانِهَا.(۱)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَذَكَرَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ، وَالْحَدِيْثُ بِهٰذِهِ الْمُتَابَعَاتِ جَيِّدٌ.

حضرت یعلی بن مرہ کی ایک روایت میں ہے، آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کیا تو میں نے آپ ﷺ سے ایک عجیب بات (کا ظہور) دیکھا

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۶۷۴، الرقم/۴۲۳۲، وابن إسحاق في السيرة، ۵/۲۵۷، الرقم/۴۲۷، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴/۳۶۷، وذكره المقريزي في إمتاع الإسماع، ۵/۳۹، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۲/۶۲، والألباني في السلسلة الصحيحة، ۱/۸۷۴، الرقم/۴۸۵۔

ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دو درختوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: تمہیں رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ تم دونوں ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ۔ (حضرت مرہ کہتے ہیں:) میں اُن دونوں درختوں کے پاس گیا اور انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا پیغام سنایا۔ (کیا دیکھتا ہوں کہ) اُن دونوں نے اپنے آپ کو اپنی جگہ سے نکالا اور (حضور ﷺ کے حکم کے مطابق) وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور ایک جگہ اکٹھے ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے اُن دونوں درختوں کی اوٹ میں پیچھے اپنی ضرورت پوری کی۔ پھر (مجھے) فرمایا: جاؤ اور ان دونوں سے کہو کہ ہر ایک اپنی جگہ واپس چلا جائے۔ میں اُن کے پاس گیا اور انہیں یہ پیغام سنایا تو ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

اسے امام حاکم اور ابن اسحاق نے روایت کیا ہے اور ابن تیمیہ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح سند والی ہے اور البانی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے اور ان متابعات کے ساتھ جید ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ مِنْهُ ثَـلَاثَةَ أَشْيَاءَ عَجِيْبَةً، قَالَ: نَزَلْنَا بِأَرْضٍ فِيْهَا شَجَرٌ

كَثِيْرٌ فَقَالَ لِي: اذْهَبْ إِلٰى تِيْكَ الشَّجَرَتَيْنِ، فَقُلْ لَهُمَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا، فَذَهَبْتُ إِلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا، فَاجْتَمَعَتَا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَقُلْ لَهُمَا: يَتَفَرَّقَانِ. فَقُلْتُ لَهُمَا فَتَفَرَّقَتَا، وَجَاءَتِ امْرَأَةٌ بِصَبِيٍّ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هٰذَا يُصْرَعُ فِي الشَّهْرِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ: أَدْنِيْهِ مِنِّي، فَتَفَلَ فِي فِيْهِ، وَقَالَ: اخْرُجْ عَدُوَّ اللهِ، أَنَا رَسُوْلُ اللهِ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: إِذَا رَجَعْتِ فَأَعْلِمِيْنِي مَا صَنَعَ. فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَتْهُ بِكَبْشَيْنِ وَشَيْءٍ مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَقَالَ لِي: خُذْ مِنْهَا أَحَدَ الْكَبْشَيْنِ وَمَا مَعَهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا رَأَيْتُ مِنْهُ ذَاكَ، قَالَ: فَأَتَاهُ بَعِيْرٌ فَرَأٰى عَيْنَيْهِ تَسِيْلَانِ، فَقَالَ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِآلِ فُلَانٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا لِهٰذَا الْبَعِيْرِ يَشْكُوكُمْ؟ قَالُوْا: كَانَ لَنَا نَاضِحًا فَكَبِرَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْحَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذَرُوْهُ فِي الْإِبِلِ

فَذَرُوْهُ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت یعلی بن مرّہ ﷺ سے ایک اور روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (ایک مرتبہ) میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا، میں نے آپ سے تین عجیب اشیاء دیکھیں۔ آپ فرماتے ہیں: ہم ایسی سرزمین پر اترے جہاں درخت کثیر تعداد میں تھے، پس مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن دو درختوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو: تم دونوں کو رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ تم دونوں آپس میں مل جاؤ۔ (حضرت یعلی بن مرہ فرماتے ہیں:) میں ان دونوں درختوں کے پاس گیا اور ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ تم دونوں کو حکم فرماتے ہیں کہ تو تم آپس میں مل جاؤ۔ (یہ پیغام سنتے ہی) وہ دونوں آپس میں مل گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے (ان کی اوٹ میں) رفع حاجت کی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ان درختوں کے پاس جاؤ اور انہیں (منتشر ہونے کے لیے) کہو وہ منتشر ہو جائیں گے چنانچہ میں نے انہیں جا کر کہا تو وہ دونوں الگ

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٦٤، الرقم/٦٧٩، وأيضًا، ٢٢/٢٥٦، الرقم/٦٦٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣/٢٥٠، ٢٥١، الرقم/١٦١١، ١٦١٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠۔

الگ ہوگئے۔ (دوسرا عجیب واقعہ یہ ہے کہ) ایک مرتبہ ایک عورت اپنے (بیمار) بچے کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: یارسول اللہ! اس بچے پر مہینے میں سات مرتبہ دورہ پڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے قریب کرو۔ پھر آپ ﷺ نے اس بچے کے منہ میں تین مرتبہ لعابِ دہن ڈالا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن نکل جا (اور سن لے کہ) میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: جب میں واپس آؤں تو مجھے بتانا کہ بچے کا کیا حال ہے۔ پھر جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو اُس عورت نے دو بکروں، کچھ گھی اور پنیر کے ساتھ استقبال کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس خاتون سے دو بکروں میں سے ایک تم لے لو اور جو کچھ اس کے ساتھ ہے (گھی وغیرہ) وہ بھی لے لو۔ اس خاتون نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنے بچے میں وہ بیماری (دوبارہ) نہیں دیکھی۔ (تیسری عجیب بات یہ تھی کہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک اونٹ حاضر ہوا اور اس کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: فلاں شخص کا ہے۔ آپ ﷺ نے اُسے طلب فرمایا اور پوچھا: یہ اونٹ تمہارا شکوہ کر رہا ہے، معاملہ کیا ہے؟ تو ان لوگوں نے عرض کیا: یہ ہمارے لیے جوان تھا پھر بوڑھا ہوگیا (اور کام کاج کے قابل نہیں رہا)، تو ہم

نے اسے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اونٹوں میں چھوڑ دو۔ تو اُن لوگوں نے اسے چھوڑ دیا۔

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﵁، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ، فَأَرَادَ أَنْ يَتبَرَّزَ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ ذٰلِکَ يَتبَاعَدُ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ، قَالَ: انْظُرْ هَلْ تَرٰى شَيْئًا؟ فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُ إِشَاءَةً(١) وَاحِدَةً، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: انْظُرْ هَلْ تَرٰى شَيْئًا؟ فَنَظَرْتُ إِشَاءَةً أُخْرٰى مُتَبَاعِدَةً مِنْ صَاحِبَتِهَا، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ لِي: قُلْ لَهُمَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا، فَقُلْتُ لَهُمَا ذٰلِکَ، فَاجْتَمَعَا، ثُمَّ أَتَاهُمَا فَاسْتَتَرَ بِهِمَا.

٢٢: أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٩٠-٢٩١، الرقم/١٤٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٧٩، الرقم/١٠٠١٦، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٩/٨١، الرقم/٩١٨٩، وذكره الأصبهاني في دلائل النبوة/١٢٦، الرقم/١٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٩، الرقم/١٤١٦٦، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٩/٤٩٦، والحلبي في السيرة، ٢/٧٦٤۔

(١) الإشاءة: النخلة الصغيرة، (النهاية، ١/٥١)۔

ثُمَّ قَامَ فَلَمَّا قَضٰی حَاجَتَهُ انْطَلَقَتْ کُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلٰی مَکَانِهَا، ثُمَّ أَصَابَ النَّاسَ عَطَشٌ شَدِيْدٌ فِي تِلْکَ الْغَزْوَةِ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ: الْتَمِسْ لِي، يَعْنِي الْمَاءَ، فَأَتَيْتُهُ بِفَضْلِ مَاءٍ، وَجَدْتُهُ فِي إِدَاوَةٍ، فَأَخَذَهُ فَصَبَّهُ فِي رِکْوَةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِيْهَا وَسَمّٰی، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْحَدِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ، فَشَرِبَ النَّاسُ وَتَوَضَّؤُوْا مَا شَاءُوْا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَکَةٌ فَجَعَلْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ، وَأُکْثِرُ، أَلْتَمِسُ بَرَکَتَهُ. **وَفِي رِوَايَةٍ**: غَزْوَةُ خَيْبَرَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِي إِسْنَادِ الْأَوْسَطِ: زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَقَدْ وُثِّقَ عَلٰی ضَعْفِهٖ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ حَدِيْثُهُمْ حَسَنٌ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: ہم غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے رفع حاجت کا ارادہ فرمایا، آپ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو لوگوں سے دور ہوجاتے تاکہ کوئی آپ ﷺ کو نہ دیکھ پائے۔ آپ ﷺ نے (مجھے) فرمایا: دیکھو (اوٹ کے لیے) کوئی چیز ہے؟ میں نے کھجور کا ایک چھوٹا پودا دیکھا تو آپ ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو (پردے کے لیے مزید) کوئی اور چیز بھی ہے؟ میں نے کھجور کا ایک اور چھوٹا پودا اس پودے سے دور دیکھا تو آپ

ﷺ کے گزارش کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں سے کہو: تمہیں رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ تم دونوں اکٹھے ہو جاؤ۔ میں نے ان دونوں پودوں سے ایسا ہی کہا تو وہ دونوں آپس میں مل گئے، پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ان دونوں کی اوٹ لی، جب آپ ﷺ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو وہ دونوں پودے اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔

پھر اُس غزوہ میں لوگوں کو شدید پیاس لاحق ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے فرمایا: میرے لیے پانی تلاش کرو۔ میں آپ ﷺ کے پاس ضرورت سے زائد پانی ایک برتن میں لایا۔ آپ ﷺ نے اسے لے کر ایک پیالے میں ڈالا، پھر اپنا دست مبارک اس میں ڈالا اور اللہ کا نام لیا، تو پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا۔ تب لوگوں نے سیر ہو کر پیا اور وضو کیا، حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں: میں نے جان لیا کہ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی برکت ہے۔ چنانچہ میں برکت کی نیت سے اس پانی کو زیادہ سے زیادہ پینے لگا۔ اور ایک روایت میں غزوہ حنین کی جگہ غزوۂ خیبر کا نام ہے۔

اسے امام بزار، طبرانی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے کہا: **المعجم الأوسط** کی سند میں زمعہ بن صالح کو ضعیف کہا گیا ہے، جب کہ باقی رجال کی حدیث حسن ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَطَاءٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مُسَافِرًا فَذَهَبَ يُرِيْدُ أَنْ يَتَبَرَّزَ أَوْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، فَلَمْ

يَجِدُ شَيْئًا يَتَوَارٰى بِهٖ مِنَ النَّاسِ، فَرَأٰى شَجَرَتَيْنِ بَعِيْدَتَيْنِ، فَقَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: اذْهَبْ فَقُمْ بَيْنَهُمَا فَقُلْ لَهُمَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَنِي إِلَيْكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ وَرَاءَكُمَا، فَذَهَبَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهُمَا، فَأَقْبَلَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرٰى فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَرَاءَهُمَا. (١)

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

ایک روایت میں حضرت عطاء سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: مجھے یہ حدیث پہنچی کہ حضور نبی اکرم ﷺ سفر میں تھے، آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے ایسی کوئی چیز نہ پائی جس کے ذریعے آپ ﷺ اوٹ لے سکیں، پس آپ ﷺ نے دو ایسے درخت دیکھے جو ایک دوسرے سے دور تھے، آپ ﷺ نے حضرت (عبد اللہ) بن مسعود ﷺ سے فرمایا: جاؤ اور ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوکر ان سے کہو: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے (اور یہ حکم فرمایا ہے) کہ تم دونوں مل جاؤ تا کہ وہ تمہاری اوٹ میں قضائے حاجت کر لیں۔ پس حضرت عبد اللہ ابن مسعود ﷺ (اُن دونوں

(١) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ١٧٠۔

پودوں کی طرف گئے) اور انہیں یہ پیغام دیا تو ایک درخت دوسرے کی طرف بڑھا (اور جب دونوں آپس میں مل گئے) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان درختوں کی اوٹ میں) قضائے حاجت سے فراغت پائی۔

اِسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّهُ يُدَاوِي وَيُعَالِجُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّکَ تَقُوْلُ أَشْيَاءَ، هَلْ لَکَ أَنْ أُدَاوِيَکَ؟ قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى اللهِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَکَ أَنْ أُرِيَکَ آيَةً؟ وَعِنْدَهُ نَخْلٌ وَشَجَرٌ. فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عِذْقًا مِنْهَا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْتَهٰى إِلَيْهِ ﷺ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْجِعْ إِلٰى مَكَانِکَ. فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَاللهِ، لَا أُكَذِّبُکَ بِشَيءٍ

٢٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٥٣-٤٥٤، الرقم/٦٥٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٤/٢٣٦-٢٣٧، الرقم/٢٣٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٠٠، الرقم/١٢٥٩٥، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٣٩٣، الرقم/٢٩٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٥، وذكره الهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٠، الرقم/٢١١١، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٩/١٠۔

تَقُوْلُهُ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: يَا آلَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاللهِ، لَا أُكَذِّبُهُ بِشَيءٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَجَّاجِ الشَّامِيِّ وَهُوَ ثِقَةٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر کا ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ شخص علاج معالجہ کرنے والا (حکیم) دکھائی دیتا تھا۔ اُس نے کہا: اے محمد (مصطفیٰ!) آپ بہت سی (نئی) چیزیں (امورِ دین میں سے) بیان کرتے ہیں۔ (پھر اس نے ازراہِ تمسخر کہا:) کیا آپ کو اس چیز کی حاجت ہے کہ میں آپ کا علاج کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف دعوت دی پھر فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں کوئی دلیل اور علامتِ حق دکھاؤں؟ آپ ﷺ کے آس پاس کھجور اور کچھ دیگر درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے گچھے کو اپنی طرف بلایا۔ وہ گچھا (کھجور سے جدا ہو کر) آپ ﷺ کی طرف سجدہ کرتے اور سر اُٹھاتے، پھر سجدہ کرتے اور سر اُٹھاتے ہوئے آیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قریب پہنچ گیا، پھر آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ واپس چلا جائے۔ (یہ واقعہ دیکھ کر) قبیلہ بنو عامر کے اُس شخص نے کہا: خدا کی قسم! میں کبھی بھی کسی شے میں بھی آپ کی تکذیب نہیں کروں گا جو

آپ فرماتے ہیں۔ پھر اُس نے برملا اعلان کر کے کہا: اے آلِ عامر بن صعصعہ! اللہ کی قسم! میں ان کی کسی بات میں تکذیب نہیں کرتا (یعنی ان کی ہر بات سچ ہے)۔

اِسے امام ابن حبان، ابو یعلی، طبرانی، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح (مسلم) کے رجال ہیں سوائے ابراہیم بن حجاج الشامی کے جو کہ ثقہ ہیں۔

٢٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ بِالْحَجُوْنِ، وَهُوَ كَئِيْبٌ حَزِيْنٌ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، أَرِنِي الْيَوْمَ آيَةً لَا أُبَالِي مَنْ كَذَّبَنِي بَعْدَهَا مِنْ قَوْمِي، فَنَادٰى شَجَرَةً مِنْ قِبَلِ عَقَبَةِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، فَنَادَاهَا

٢٤: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١/١٩٠، الرقم/٢١٥، والبزار في المسند، ١/٤٣٨، الرقم/٣١٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٧٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٦٤، والقاضي عياض في الشفا، ١/٣٠٢، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٩-٣٠، الرقم/٢٣٢٩، وذكره ابن الجوزي في المنتظم، ٢/٣٥٢، والذهبي في تاريخ الإسلام، ١/٣٤٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠، الرقم/١٤١٧٢، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٥/٣٥، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٢٠٣۔

فَجَاءَتْ تَشُقُّ الْأَرْضَ حتّٰى انْتَهَتْ إِلَيْهِ، فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَذَهَبَتْ، قَالَ: مَا أُبَالِي مَنْ كَذَّبَنِي بَعْدَهَا مِنْ قَوْمِي.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُوْيَعْلٰى، وَإِسْنَادُ أَبِي يَعْلٰى حَسَنٌ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجون کے مقام پر حزن و ملال کی کیفیت میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! آج کے دن مجھے ایسی نشانی دکھا جس کے بعد اپنی قوم میں سے کسی کے جھٹلانے کی پرواہ نہ رہے (تو جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ!) آپ عقبہ اہل مدینہ کی طرف کسی درخت کو بلائیں۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا پھر اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا تو وہ واپس چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، تب حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد مجھے اپنی قوم میں سے کسی کے جھٹلانے کی پرواہ نہیں۔

اِسے امام ابو یعلی، بزار اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے، اور ابو یعلی کی اسناد حسن ہے۔

۲۵. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا

۲۵: أخرجه ابن المقري في الرخصة في تقبيل اليد، ١/٦٤، الرقم/٥،

رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَأَرِنِي شَيْئًا أَزْدَدْ بِهٖ يَقِيْنًا، قَالَ: مَا الَّذِي تُرِيْدُ؟ قَالَ: ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ فَلْتَأْتِكَ. قَالَ: اذْهَبْ، فَادْعُهَا قَالَ: فَأَتَاهَا الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ: أَجِيْبِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَمَالَتْ عَلٰى جَانِبٍ مِنْ جَوَانِبِهَا فَقَطَعَتْ عُرُوْقَهَا ثُمَّ مَالَتْ عَلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَقَطَعَتْ عُرُوْقَهَا ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَنْ عُرُوْقِهَا وَفُرُوْعِهَا مُغْبَرَّةً فَقَالَتْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: حَسْبِي حَسْبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ لَهَا: ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَحَامَتْ عَلٰى عُرُوْقِهَا وَفُرُوْعِهَا كَمَا كَانَتْ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي أَنْ أُقَبِّلَ رَأْسَكَ وَرِجْلَكَ، فَأَذِنَ لَهٗ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ

.... والحاكم في المستدرك، كتاب البر والصلة، ٤/١٩٠، الرقم/٧٣٢٦، والروياني في المسند، ٢/٧٧-٧٨، الرقم/٣٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٦٥-٣٦٦، وذكره الزيلعي في نصب الراية، ٤/٢٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠، وقال: رواه البزار، والعسقلاني في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ٢/٢٣٣، الرقم/٢٦١، وقال: أخرجه البزار، قلت: وجمع ابن المقري جزء في تقبيل اليد، فيه أحاديث وآثار سمعناه، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٥١٩۔

اللهِ، ائْذَنْ لِي أَنْ أَسْجُدَ لَکَ. فَقَالَ: لَا يَسْجُدُ أَحَدٌ لِأَحَدٍ.

رَوَاهُ ابْنُ الْمُقْرِيِّ وَالْحَاکِمُ وَالرَّوْيَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الزَّيْلَعِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهٖ وَقَالَ فِيْهِ: فَقَبَّلَ رَأْسَهٗ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ.

حضرت بریدہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک میں نے اسلام قبول کر لیا ہے لیکن آپ مجھے کوئی ایسی نشانی دکھائیں جس سے میرے یقین میں مزید اضافہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اُس درخت کو پکاریں کہ وہ آپ کی خدمت میں (خود چل کر) حاضر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم خود) جاؤ اور اُسے بلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ اعرابی اُس درخت کے پاس آیا اور کہا: اے درخت! حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم پر لبیک کہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ درخت اپنی ایک جانب جھکا اور اُس نے اپنی جڑوں کو اُکھاڑا پھر دوسری جانب جھکا اور اپنی (باقی ماندہ) جڑوں کو اُکھاڑا، پھر اپنی جڑوں اور شاخوں کے ساتھ غبار آلود حالت میں گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ! راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اتنا ہی کافی ہے، مجھے اتنا ہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے درخت سے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ، تو وہ واپس لوٹ گیا اور اپنی جڑوں اور شاخوں پر اُسی طرح کھڑا ہوگیا جیسے وہ پہلے سے تھا۔ اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت

عنایت فرمائیں کہ میں آپ کا سرِ انور اور قدم مبارک چوموں، آپ ﷺ نے اُسے اجازت عنایت فرما دی۔ پھر اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو سجدہ نہ کرے۔

اِسے امام ابن مقری، حاکم اور رویانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام زیلعی اور ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، اور اس روایت میں اِن الفاظ کا اضافہ کیا ہے: اُس اعرابی نے (فرطِ محبت میں) آپ ﷺ کا سرِ انور، دستِ مبارک اور قدم مبارک چوم لیے۔

إِخْتِيَارُهُ ﷺ وَتَصَرُّفُهُ عَلَى الْجِبَالِ وَالْأَحْجَارِ

﴿حضور ﷺ کے پہاڑوں اور پتھروں پر اِختیارات اور تصرفات﴾

٢٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى أُحُدٍ، وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اُس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ اُن سب کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ (جوشِ مسرت

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ٣/١٣٤٨، الرقم/٣٤٨٣، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١٢، الرقم/٤٦٥١، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان رضی الله عنه، ٥/٦٢٤، الرقم/٣٦٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الرقم/٨١٣٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٨٠، الرقم/٦٨٦٥۔

سے) وجد میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے اُس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں (سو وہ ٹھہر گیا)۔

اِسے امام بخاری، ابو داود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ، هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ﷺ. فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ. (١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ﷺ

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير ﷺ، ٤/١٨٨٠، الرقم/٢٤١٧ (٥٠)، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٩، الرقم/٩٤٢٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان ﷺ، ٥/٦٢٤، الرقم/٣٦٩٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٩، الرقم/٨٢٠٧۔

بھی تھے۔ اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو رسول اللہ ﷺ نے (پہاڑ سے مخاطب ہوکر) فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔ (سو وہ ٹھہر گیا)۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ ...... قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالإِسْلَامِ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما وَأَنَا، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ، قَالَ: فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: اسْكُنْ ثَبِيْرُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ، قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ، نَعَمْ. قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، شَهِدُوْا لِي، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، أَنِّي شَهِيْدٌ ثَلَاثًا. (١)

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٥/٦٢٧، الرقم/٣٧٠٣، والنسائي في السنن، كتاب الأحباس، باب وقف المساجد، ٦/٢٣٥، الرقم/٣٦٠٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم/٦٤٣٥، والدارقطني في السنن، ٤/١٩٦، الرقم/٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٤٤٦-

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس آیا ...... (اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کی چھت سے) لوگوں سے فرما رہے تھے: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثبیرِ مکہ پر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور میں بھی تھا۔ پہاڑ متحرک ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا: اے ثبیر! رک جا، کیونکہ تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بات سن کر) محاصرین نے کہا: جی ہاں (ایسا ہی ہے)۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! اِن لوگوں نے میرے حق میں گواہی دے دی۔ ربّ کعبہ کی قسم! میں شہید ہوں، یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دوہرائے۔

اِسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

.... ٤٤٧، الرقم/٣٢١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٤، الرقم/١٣٠٥۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى حِرَاءَ، فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اثْبُتْ حِرَاءُ، مَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ، وَعَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضي الله عنهم.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ جبلِ حراء پر تھے کہ وہ کانپنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر سوائے نبی، صدیق یا شہید کے کوئی نہیں۔ اِس پر رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے۔

---

(١) أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/٣٣٣، الرقم/٢٤٤٥، وأيضًا في المعجم، ١/٥٢، الرقم/٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٥٩، الرقم/١١٦٧١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢٢، الرقم/١٤٤٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢١/٧٩۔

اِسے امام ابو یعلی، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْقَاضِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْعَرَبِيِّ فِي الْعَارِضَةِ: …… إِنَّمَا اضْطَرَبَتِ الصَّخْرَةُ وَرَجَفَ الْجَبَلُ اسْتِعْظَامًا لِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الشَّرَفِ، وَبِمَنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَشْرَافِ.(١)

قاضی ابو بکر بن العربی العارضة میں بیان کرتے ہیں کہ چٹان تھرتھرانے لگی اور پہاڑ لرزاں ہوگئے، یہ دراصل اس شرف پر فخر و انبساط کی وجہ سے تھا جو دنیا کی معززترین ہستیوں کے اس پر تشریف فرما ہونے کی وجہ سے اسے نصیب ہوا تھا۔

وَنَقَلَ الْقَسْطَلَانِيُّ فِي الإِرْشَادِ: قَالَ ابْنُ الْمُنِيْرِ: اَلْحِكْمَةُ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمَّا أَرْجَفَ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُبَيِّنَ أَنَّ هٰذِهِ الرَّجْفَةَ لَيْسَتْ مِنْ جِنْسِ رَجْفَةِ الْجَبَلِ بِقَوْمِ مُوْسٰى عليه السلام لَمَّا حَرَّفُوْا الْكَلِمَ، وَأَنَّ تِلْكَ رَجْفَةُ الْغَضَبِ، وَهٰذِهِ هَزَّةُ الطَّرَبِ، وَلِهٰذَا نَصَّ عَلٰى مَقَامِ النُّبُوَّةِ وَالصِّدِّيْقِيَّةِ وَالشَّهَادَةِ، الَّتِي تُوْجِبُ سُرُوْرَ مَا اتَّصَلَتْ بِهِ لِرَجَفَانِهِ، فَأَقَرَّ

(١) أبو بكر بن العربي في عارضة الأحوذي، ١٣/١٥٢۔

الْجَبَلُ بِذٰلِکَ، فَاسْتَقَرَّ. (۱)

امام قسطلانی نے اپنی کتاب إرشاد الساري میں نقل کیا ہے:

امام ابن منیر نے فرمایا: اِس چیز میں جو حکمت پنہاں ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ پہاڑ لرزاں ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ واضح کر دینا چاہا کہ یہ وہ لرزہ اور تھرتھراہٹ نہیں ہے جو قوم موسیٰ علیہ السلام پر پہاڑ کی ہوئی تھی جب انہوں نے کلمات (الٰہیہ) میں تحریف کے جرم کا ارتکاب کیا تھا، کیونکہ وہ تھرتھراہٹ غضبِ الٰہی کی تھی، اور یہ (قربِ مصطفیٰ ﷺ کی وجہ سے) رقصِ مسرت تھا، اِسی لیے آپ ﷺ نے مقامِ نبوت، صدیقیت اور شہادت کو بیان فرما دیا، پس پہاڑ نے بھی اپنی تھرتھراہٹ سے اُس چیز کا اقرار کیا اور پھر احتراماً پُرسکون ہوگیا۔

(۱) القسطلاني في إرشاد السّاري، كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٦/٩٧، الرقم/٣٦٧٥۔

إِخْتِيَارُهُ ﷺ وَتَصَرُّفُهُ عَلَى الْأَجْرَامِ السَّمَاوِيَّةِ

﴿ حضور ﷺ کے اَجرامِ سماوی پر اِختیارات اور تصرفات ﴾

٢٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ، مَرَّتَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ اہلِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے اُنہیں چاند کے دو ٹکڑے ہونا دکھایا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣١، الرقم/٣٤٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير/القمر، باب وَانْشَقَّ الْقَمَرُ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، ٤/١٨٤٤، الرقم/٤٥٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، باب انشقاق القمر، ٤/٢١٥٩، الرقم/(٤٦) ٢٨٠٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠٧، الرقم/١٣١٧٧۔

عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ. فَقَالُوْا: سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے عہدِ مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑا اس پہاڑ (جبلِ ابی قبیس) پر اور ایک اس پہاڑ (جبلِ قعیقعان) پر۔ کفار نے کہا: محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ تو ان (ہی) میں سے بعض لوگ کہنے لگے: اگر انہوں نے ہم پر جادو کر دیا ہے، تو وہ تمام (اطراف و اکناف کے) لوگوں پر تو جادو نہیں کر سکتے۔

اِسے امام احمد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ:

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨١، الرقم/١٦٧٩٦، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم/٣٢٨٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٢٢، الرقم/٦٤٩٧۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعَانِي، إِلَى الدُّخُوْلِ فِي دِيْنِکَ أَمَارَةٌ لِنُبُوَّتِکَ. رَأَيْتُکَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيْرُ بِإِصْبَعِکَ، فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ، قَالَ: إِنِّي کُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِيْنِي عَنِ الْبُکَاءِ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ وَذَکَرَهُ السُّيُوْطِيُّ.

حضرت عباس بن عبد المطلب ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک بار میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایامِ طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرماتے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور رونے سے میری توجہ ہٹا دیتا تھا۔

اسے امام ابن عساکر روایت کیا ہے اور امام سیوطی نے بھی بیان کیا ہے۔

---

(١) أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة ودمشق، ٤/٣٦٠، وذکره السيوطي في الخصائص الکبری، ١/٥٣۔

إِخْتِيَارُهُ ﷺ وَتَصَرُّفُهُ عَلَى السَّحَابِ

﴿حضور ﷺ کے بادلوں پر اِختیارات اور تصرفات﴾

۲۸. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا. قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا، فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسُهُ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا

۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۳، الرقم/۳۳۸۹، وأيضًا في الأدب المفرد/۲۱٤، الرقم/٦۱۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ۲/٦۱٤، الرقم/۸۹۷، وأبوداود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ۱/۳۰٤، الرقم/۱۱۷٤۔

عَلَيْنَا. فَنظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ، تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس ﷛ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک دفعہ اہلِ مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہو گئے۔ (اُس دوران) ایک دن آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمیں پانی عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس ﷛ بیان فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا پھر فوراً تیز ہوا چلی، بادل گھر کر آئے اور آسمان نے اپنا منہ کھول دیا۔ چنانچہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں میں گئے اور اگلے جمعہ تک متواتر بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بادل کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے اسے حکم) فرمایا: ہمیں چھوڑ کر، ہمارے ارد گرد برسو۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر چاروں طرف یوں چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ، قَالَ: فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنبَرِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَفِي الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهٗ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم/٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم/٨٩٧، وأبو عوانة في المسند، ٢/١١٢، الرقم/٢٤٩٣، وابن الجارود في المنتقى، ١/٧٥، الرقم/٢٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٢١، الرقم/٥٦٣٠، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء/١٠٧، الرقم/١٥٦ـ

السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتّٰى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، قَالَ: فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک ﷛ نے ہی بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ سخت قحط کی لپیٹ میں آ گئے۔ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوک سے بلک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہمیں بارش عطا فرمائے۔ حضرت انس ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اس وقت آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔ حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ اسی وقت پہاڑوں جیسے بادل گھر آئے۔ پھر آپ ﷺ ابھی منبر مبارک سے نیچے بھی تشریف نہیں لائے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ چنانچہ ہم پر اُس روز اور اس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ بلند فرمائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہیں۔ سو آپ ﷺ دست مبارک

سے آسمان پر جس طرف اشارہ فرماتے، ادھر سے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح (صاف) ہوگیا اور وادی قنات پورا مہینہ (زور و شور سے) بہتی رہی۔ راوی کا بیان ہے کہ نواحی علاقوں سے بھی جو آتا وہ اس شدید بارش کا ذکر ضرور کرتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

تَغْيِيْرُهٗ ﷺ أَحْوَالَ الْحُرُوْبِ بِتَصَرُّفِهٖ عَلَى التُّرَابِ وَالْحَصَيَاتِ

﴿حضور ﷺ کا مٹی اور کنکریوں پر تصرف فرما کر اَحوالِ جنگ بدل دینا﴾

٣٠. عَنْ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ. فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَلَمْ نُفَارِقْهُ. وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ، بَيْضَاءَ. أَهْدَاهَا لَهٗ

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب في غزوة حنين، ١٣٩٨/٣، الرقم/١٧٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٧/١، الرقم/١٧٧٥، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٩٢٧/٢، الرقم/١٧٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١٩٧/٥، الرقم/ ٨٦٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٥٢٣/١٥-٥٢٤، الرقم/ ٧٠٤٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣٧٩/٥-٣٨١، الرقم/٩٧٤١، والحميدي في المسند، ٢١٨/١، الرقم/٤٥٩، وأبوعوانة في المسند، ٢٧٦/٤، الرقم/٦٧٤٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ١٣٧/٥-١٣٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٥٥/٢۔

فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ. فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ. فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ. ...... قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ. ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوْا. وَرَبِّ مُحَمَّدٍ. قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيْمَا أَرٰى. قَالَ: فَوَاللهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ. فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے اور آپ ﷺ سے بالکل الگ نہیں ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سفید رنگ کے اُس خچر پر سوار تھے جو آپ ﷺ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے ہدیہ کیا تھی۔ جب مسلمانوں اور کفار کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ اُٹھے۔ (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو کفار کی جانب دوڑا رہے تھے ...... بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکریاں اُٹھائیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا: ربِّ محمد کی قسم! یہ ہار گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دیکھ رہا تھا، لڑائی اسی تیزی سے جاری تھی۔ جونہی آپ ﷺ نے کفار کی طرف کنکریاں پھینکیں۔ بخدا! میں نے دیکھا کہ کفار کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پیٹھ پھیر کر

بھاگنے لگے۔ (جنگ کا سارا سماں یکسر بدل گیا۔ چنانچہ مسلمانوں کی شکست فتح میں بدل گئی)۔

اِسے امام مسلم، احمد، نسائی، ابن حبان اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ إِيَاسَ بْنِ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا. فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ. فَأَعْلُوْ ثَنِيَّةً. فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ. فَأَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ. فَتَوَارٰى عَنِّي. فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ. وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرٰى. فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ. فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا. وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ. مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا. مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرٰى. فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي. فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا. وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِمًا. وَهُوَ عَلٰى

٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب في غزوة حنين، ٣/١٤٠٢، الرقم/١٧٧٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٥١، الرقم/٦٥٢٠، والروياني في المسند، ٢/٢٥٣، الرقم/١١٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/١٤٠، والأصبهاني في دلائل النبوة/١٢٧، الرقم/١٣٦، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٧٥-٧٦، الرقم/١٠٩٨، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٨/٣٢، والمناوي في فيض القدير، ٤/١٥٣۔

بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزَعًا، فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ. ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ. فَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ. فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا، بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ. فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ. فَهَزَمَهُمُ اللهُ عزوجل. وَقَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالرَّوْيَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایاس بن سلمہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں گئے، جب ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوا تو میں آگے بڑھ کر ایک گھاٹی پر چڑھ گیا، دشمن کا ایک شخص سامنے سے آیا، میں نے اسے تیر مارا، وہ چھپ گیا اور مجھے پتا نہ چل سکا اس نے کیا کیا، میں نے قوم کی طرف دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے چڑھ رہے تھے، ان کا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کا مقابلہ ہوا، حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ پشت پھیر کر بھاگے، میں بھی شکست خوردہ لوٹا درآنحالیکہ مجھ پر دو چادریں تھیں، ایک میں نے باندھی ہوئی تھی اور دوسری اوڑھی ہوئی تھی، میرا تہبند کھل گیا تو میں نے دونوں چادروں کو (جسم پر) اکٹھا کر لیا اور میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے شکست خوردہ لوٹا۔ آپ ﷺ اس وقت اپنے خچر شہباء پر سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن

الاکوع خوف زدہ ہو کر دیکھ رہا ہے، جب دشمنوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ خچر سے اُترے، زمین سے خاک کی ایک مٹھی اٹھا کر دشمن کے چہروں کی طرف پھینکی اور فرمایا: ان کے چہرے قبیح ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس مٹھی کی مٹی سے ان (جنگجو کفار) کے ہر فرد کی آنکھ بھر دی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، سو اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

اِسے امام مسلم، ابن حبان، رویانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفِهْرِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ، فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلَالِ الشَّجَرِ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي،

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٦، الرقم/٢٢٥٢٠-٢٢٥٢١، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في الرجل ينادي الرجل فيقول لبيك، ٤/٣٥٩، الرقم/٥٢٣٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤١٩، الرقم/٣٦٩٩٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٨٨، الرقم/٧٤١، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/١٤١، والطيالسي في المسند/١٩٥، الرقم/١٣٧١، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/١٤٢، الرقم/٨٦٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٨٢.

فَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهٖ، فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَرَحْمَةُ اللهِ، حَانَ الرَّوَاحُ؟ فَقَالَ: أَجَلْ. فَقَالَ: يَا بِـلَالُ، فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ کَأَنَّ ظِلَّهٗ ظِلُّ طَائِرٍ، فَقَالَ: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ، وَأَنَا فِدَاؤُکَ، فَقَالَ: أَسْرِجْ لِي فَرَسِي، فَأَخْرَجَ سَرْجًا دَفَّتَاهُ مِنْ لِيْفٍ لَيْسَ فِيْهِمَا أَشَرٌ وَلَا بَطَرٌ، قَالَ: فَأَسْرَجَ قَالَ: فَرَکِبَ وَرَکِبْنَا، فَصَافَفْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا فَتَشَامَّتِ الْخَيْـلَانِ، فَوَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ کَمَا قَالَ اللهُ ﷻ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عِبَادَ اللهِ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ. قَالَ: ثُمَّ اقْتَحَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسِهٖ فَأَخَذَ کَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَأَخْبَرَنِيَ الَّذِي کَانَ أَدْنٰى إِلَيْهِ مِنِّي، ضَرَبَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ، وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَهَزَمَهُمُ اللهُ ﷻ.

قَالَ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ: فَحَدَّثَنِي أَبْنَاؤُهُمْ، عَنْ آبَائِهِمْ، أَنَّهُمْ قَالُوْا: لَمْ يَبْقَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا امْتَـلَأَتْ عَيْنَاهُ وَفَمُهٗ تُرَابًا، وَسَمِعْنَا صَلْصَلَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کَإِمْرَارِ الْحَدِيْدِ عَلَى الطَّسْتِ الْحَدِيْدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ مُخْتَصَرًا وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ

وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت ابو عبد الرحمٰن الفہری ؓ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، ہم شدید گرمی کے ایک گرم ترین دن میں روانہ ہوئے، راستے میں ہم نے ایک جگہ سایہ دار درختوں کے نیچے پڑاؤ کیا، جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنا اسلحہ زیب تن کیا، اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا، اس وقت آپ ﷺ اپنے خیمہ میں تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ کوچ کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! پھر فرمایا: اے بلال! (حضور ﷺ کے بلانے پر) وہ ببول کے درخت سے اس طرح نیچے کودے جیسے کسی پرندے کا سایہ ہو اور عرض کیا: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ، میں آپ پر قربان! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے گھوڑے پر زین کس دو، چنانچہ انہوں نے ایک زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کی چھال سے بھرے ہوئے تھے اور جس میں کوئی فخر و غرور کا سامان نہ تھا (راوی کہتے ہیں: حضرت بلال نے) اسے کس دیا۔ پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوگئے۔ میدان جنگ میں عشاء کے وقت سے ساری رات ہم لوگ صف بندی کرتے رہے، جب دونوں جماعتوں کے گھوڑے ایک دوسرے میں گھسے تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ اٹھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں خدا کا بندہ اور رسول ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ مہاجرین! میں خدا کا بندہ اور رسول ہوں، اس کے

بعد رسول اللہ ﷺ اپنے گھوڑے سے تیزی سے اُترے، مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور آپ ﷺ کے سب سے قریبی آدمی کی اطلاع کے مطابق آپ ﷺ نے وہ مٹی دشمنوں کے چہروں کی طرف پھینک دی۔ پھر فرمایا: یہ چہرے بگڑ گئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کر دیا۔

یعلی بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ان کے بیٹوں نے اپنے بزرگوں سے بیان کیا: ہم میں سے ایک بھی آدمی ایسا نہ بچا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے نہ بھر گیا ہو، ہم نے زمین و آسمان کے درمیان ایسی گونج سنی جیسے لوہے کو لوہے کی پلیٹ پر رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔

اِسے امام احمد نے، ابو داود نے مختصراً اور ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ: فَوَلّٰى عَنْهُ النَّاسُ وَثَبَتَ مَعَهُ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مِنَ

۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۴۵۳، الرقم/۴۳۳۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۱۶۹، الرقم/۱۰۳۵۱، والبيهقي في دلائل النبوة، ۵/۱۴۲، والحاكم في المستدرك، ۲/۱۲۸، الرقم/۲۵۴۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۱/۴۰۳، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ۲/۵۸۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۱۸۰۔

الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، فَنَكَصْنا عَلٰى أَقْدَامِنَا نَحْوًا مِنْ ثَمَانِيْنَ قَدَمًا، وَلَمْ نُوَلِّهِمُ الدُّبُرَ، وَهُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللهُ ﷻ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةَ، قَالَ: وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهٖ يَمْضِي قُدُمًا فَحَادَتْ بِهٖ بَغْلَتُهٗ، فَمَالَ عَنِ السَّرْجِ فَقُلْتُ لَهُ: ارْتَفِعْ رَفَعَكَ اللهُ. فَقَالَ: نَاوِلْنِي كَفًّا مِنْ تُرَابٍ. فَضَرَبَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ، فَامْتَلَأَتْ أَعْيُنُهُمْ تُرَابًا، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ؟ قُلْتُ: هُمْ أُوْلَاءِ، قَالَ: اهْتِفْ بِهِمْ فَهَتَفْتُ بِهِمْ فَجَاءُوا وَسُيُوْفُهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ كَأَنَّهَا الشُّهُبُ وَوَلَّى الْمُشْرِكُونَ أَدْبَارَهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيْرَةَ، وَهُوَ ثِقَةٌ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، لوگ ابتدائی طور پر پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے اور آپ ﷺ کے ساتھ مہاجرین و انصار میں سے صرف اسّی (۸۰) آدمی ثابت قدم رہے۔ ہم لوگ تقریباً اسّی (۸۰) قدم پیچھے آ گئے، ہم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی، یہ وہی لوگ تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے سکینہ نازل فرمایا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے، اور آگے بڑھ

رہے تھے، خچر کی رفتار تیز ہوئی تو آپ ﷺ زین سے ایک طرف جھک گئے، میں نے عرض کیا: اوپر ہوں (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ آپ کو رفعتیں عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مجھے ایک مٹھی مٹی اُٹھا کر دو، پھر آپ ﷺ نے وہ مٹی ان کے چہروں کی طرف پھینکی۔ سو مشرکین کی آنکھیں اس مٹی سے بھر گئیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مہاجرین و انصار کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ یہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں آواز دو، میں نے آواز دی تو وہ ہاتھوں میں ستاروں کی طرح چمکتی تلواریں لیے حاضر ہوگئے اور مشرکین پشت پھیر کر بھاگ گئے۔

اِسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے، اور امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کے رجال صحیح (مسلم) کے رجال ہیں، سوائے حارث بن حصیرہ کے اور وہ بھی ثقہ ہے۔

٣٤. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَدَلٍ النَّصْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ: شَهِدَ ذَالُّ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَعَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، قَالَا: انْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا الْعَبَّاسُ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ، فَقَبَضَ (رَسُوْلُ اللهِ ﷺ) قَبْضَةً مِنَ التُّرَابِ فَرَمٰى بِهَا فِي وُجُوْهِهِمْ

٣٤: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٦/٣١٠، الرقم/٢٤٩٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/١٤٣، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/١٥٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١١/٤٠٣، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٣٣٢.

فَانْهَزَمْنَا، فَمَا خُيِّلَ إِلَيْنَا إِلَّا أَنَّ كُلَّ شَجَرَةٍ وَحَجَرٍ فَارِسٌ يَطْلُبُنَا. قَالَ الثَّقَفِيُّ: فَأَعْجَزْتُ عَلٰى فَرَسِي حَتّٰى دَخَلْتُ الطَّائِفَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فَقَبَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَا فَرَمٰى بِهَا فِي وُجُوهِهِمْ قَالَ: فَانْهَزَمْنَا، فَمَا خُيِّلَ إِلَيْنَا إِلَّا أَنَّ كُلَّ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ فَارِسٌ يَطْلُبُنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْفَسَوِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حارث بن بدل النصری سے مروی ہے وہ اپنی قوم کے اس شخص سے روایت کرتے ہیں جو کہ حنین کے دن (کفار کی طرف سے) جنگ میں شریک تھا، اس شخص نے اور عمرو بن سفیان الثقفی دونوں نے بیان کیا کہ مسلمان غزوہ حنین والے دن شکست کھا گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت عباس اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی نہ رہا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے کنکریوں سے مٹھی بھری اور اس کو ان کے چہروں کی طرف پھینکا۔ بیان کرتے ہیں کہ (اس تصرف نبوی ﷺ کے نتیجہ میں) ہم شکست کھا گئے ہمیں ایسے لگا کہ ہر پتھر کنکری، اور ہر درخت (کا خشک ٹکڑا) ایک گھڑ سوار ہے جو ہمیں تلاش کر رہا ہے۔ ثقفی نے کہا: میں نے خوفزدہ ہو کر گھوڑے کو تیز دوڑایا حتیٰ کہ میں طائف پہنچ گیا (لیکن وہ کنکریاں ہمارے گھروں تک ہمارا تعاقب کرتی رہیں)۔

ایک اور روایت میں ہے: (ثقفی) نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے کنکریوں کی مٹھی بھری اور اسے کفار کے چہروں کی طرف پھینکا۔ لہٰذا ہم شکست کھا گئے، ہمیں ایسے لگا گویا ہر پتھر اور ہر درخت ایک گھڑ سوار ہے جو ہمیں تلاش کر کے ہمارا تعاقب کر رہا ہے۔

اسے امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں، اور بیہقی، فسوی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ السُّوَائِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: عِنْدَ انْكِشَافِهِ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَتَبِعَهُمُ الْكُفَّارُ أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَبْضَةً مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَرَمٰى بِهَا فِي وُجُوْهِهِمْ، وَقَالَ: ارْجِعُوْا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ، قَالَ: فَمَا أَحَدٌ يَلْقَاهُ أَخُوْهُ، إِلَّا وَهُوَ يَشْكُوْ قَذًى فِي عَيْنَيْهِ وَيَمْحُوْ عَيْنَيْهِ. (۱)

(۱) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٥/١٤٣-١٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٣٧، الرقم/٦٢٢، وعبد بن حميد في المسند/١٦٣، الرقم/٤٤٠، وابن قانع في معجم الصحابة، ٣/٢٢٥، الرقم/١٢٠٤، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٣٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٨٢، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٤٤٦، وأيضًا في الدر المنثور، ٤/١٦٣۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ قَانِعٍ، وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ایک روایت میں یزید بن عامر سُوائی سے مروی ہے: انہوں نے بیان کیا کہ حنین کے دن حملہ کے وقت مسلمان منتشر ہو گئے تھے۔ چنانچہ کفار نے ان کا پیچھا کیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے زمین سے مٹی کی ایک مٹھی اُٹھائی اور اُسے مشرکین کی طرف منہ کر کے اُن کے چہروں کی طرف پھینک دیا پھر فرمایا: رسوا چہروں کے ساتھ لوٹ جاؤ۔ کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر کوئی اپنے بھائی سے مل کر یہی شکایت کرتا کہ میری آنکھوں میں کچھ پڑ گیا ہے اور وہ آنکھیں مسلتا جاتا تھا۔

اسے امام بیہقی، طبرانی، ابن حمید اور ابن قانع نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر اور سیوطی نے اس کی تائید کی ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ، وَكَان شَهِدَ حُنَيْنًا مَع الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ أَسْلَمَ، قَالَ: سَأَلْنَاهُ عَنِ الرُّعْبِ الَّذِي أَلْقَاهُ اللهُ فِي قُلُوْبِهِمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَيْفَ كَانَ؟ فَأَخَذَ حَصَاةً فَرَمٰى بِهَا طَسْتًا فَطَنَّ، فَقَالَ: كُنَّا نَجِدُ فِي أَجْوَافِنَا مِثْلَ

ذٰلِکَ.(۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ایک روایت میں یزید بن عامر سے مروی ہے جوکہ غزوۂ حنین میں مشرکین کی طرف سے شریک تھے، پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ (راوی نے) کہا کہ ہم نے ان سے اس رعب کے بارے میں سوال کیا جو اللہ تعالیٰ نے حنین کے دن ان کے دل میں ڈال دیا تھا، وہ رعب کیسا تھا؟ انہوں نے ایک کنکری اٹھائی اور اُسے ایک تھال پر مارا تو ٹن کی آواز آئی۔ انہوں نے کہا: (غزوۂ حنین میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہماری طرف کنکریاں پھینکنے پر) ہم لوگ اپنے پیٹوں میں ایسی ہی (خوفناک) آواز محسوس کرتے تھے۔

اِسے امام طبرانی، بیہقی، ابن حمید اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۲۳۷، الرقم/۶۲۳، والبيهقي في دلائل النبوة، ۵/۱۴۴، وعبد بن حميد في المسند/۱۶۳، الرقم/۴۳۹، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۳/۱۳۶، الرقم/۱۴۶۴، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۱۸۳۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتٰى هَوَازِنَ فِي اثْنَي عَشَرَ أَلْفًا، فَقُتِلَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ يَوْمَ حُنَيْنٍ مِثْلُ مَا قُتِلَ مِنْ قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ، وَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ كَفًّا مِنْ بَطْحَاءَ، فَرَمَاهُ فِي وُجُوْهِنَا فَهُزِمْنَا. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيَاضٍ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرَحْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ.

ایک روایت میں عبد اللہ بن عیاض سے مروی ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بنو ہوازن کے جنگجو قبیلے کی طرف غزوہ میں بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے اور غزوۂ حنین کے دن ہم اہل طائف کے اتنے ہی لوگ قتل ہوئے جتنے غزوۂ بدر کے دن قریش کے جوان قتل ہوئے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری پھر اسے ہمارے چہروں کی طرف دے مارا تو ہم شکست کھا گئے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٣٦٨-٣٦٩، الرقم/١٠١٠، وذكره العسقلاني في تعجيل المنفعة/٣٢٥، الرقم/٨٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٨٢۔

سند میں عبد اللہ بن عیاض ہے جسے ابن ابی حاتم نے ذکر کیا مگر اس پر کوئی جرح نہیں کی، اور اس کے باقی رجال ثقہ ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عُفَيْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ، قَالَ: لَمَّا تَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الشَّقِّ وَبِهِ حُصُوْنٌ ذَوَاتُ عَدَدٍ. ...... زَحَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي أَصْحَابِهِ فَقَاتَلَهُمْ، فَكَانُوْا أَشَدَّ أَهْلِ الشَّقِّ رَمْيًا لِلْمُسْلِمِيْنَ بِالنَّبْلِ وَالْحِجَارَةِ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ حَتّٰى أَصَابَ النَّبْلُ ثِيَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَعَلَقَتْ بِهِ، فَأَخَذَ النَّبْلَ فَجَمَعَهَا، ثُمَّ أَخَذَ لَهُمْ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَحَصَبَ بِهِ حِصْنَهُمْ، فَرَجَفَ الْحِصْنُ بِهِمْ، ثُمَّ سَاخَ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ فَأَخَذُوْا أَهْلَهُ أَخْذًا.(۱)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْوَاقِدِيُّ.

(۱) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، باب دعاء النبي ﷺ بفتح خيبر، ٤/٢٢٤- ٢٢٥، والواقدي في المغازي، ٢/٦٦٧-٦٦٨، وذكره المقريزي في إمتاع الأسماع، ١٣/٣٢٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٤٢٠، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٥/١٢٣، والحلبي في السيرة، ٢/٧٤٢-٧٤٣۔

ایک روایت میں ابو عفیر محمد بن سہل بن ابی خیثمہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے شق کی طرف رخ موڑا تو وہاں بھی متعدد قلعے تھے۔ ...... رسول اللہ ﷺ نے پیش قدمی کی اور ان سے قتال کیا۔ اہل شق میں سے ماہر لوگ انتہائی سختی سے مسلمانوں پر تیر اندازی اور سنگ زنی کرتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ تھے کہ ایک تیر آ کر رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں میں اُلجھ گیا، آپ ﷺ نے سب تیر اٹھا کر ایک جگہ جمع فرما لیے، پھر آپ ﷺ نے کنکریوں کی مٹھی اٹھا کر ان کی طرف پھینکی جو ان کے قلعے سے جا لگی جس سے یہود کا قلعہ سخت لرزنے لگا۔ اس کے بعد لوگوں سمیت زمین میں دھنسنے لگا یہاں تک کہ مسلمانوں نے آ کر قلعہ والوں کو کھینچ کر بچایا۔

اسے امام بیہقی اور واقدی نے بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ: وَيُجْمَعُ بَيْنَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أَنَّهُ ﷺ أَوَّلًا قَالَ لِصَاحِبِهِ: نَاوِلْنِي فَنَاوَلَهُ فَرَمَاهُمْ، ثُمَّ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَرَمَاهُمْ أَيْضًا. فَيُحْتَمَلُ أَنَّ الْحَصٰى فِي إِحْدَى الْمَرَّتَيْنِ وَفِي الْأُخْرَى التُّرَابُ، وَاللهُ أَعْلَمُ. (١)

---

(١) العسقلاني في فتح الباري، باب قول الله تعالیٰ: ويوم حنين إذ أعجبتكم كثرتكم، ٨/٣٢، الرقم/٤٠٦٣۔

حافظ عسقلانی نے 'فتح الباری' میں فرمایا: ان احادیث میں اس طرح تطبیق کی جا سکتی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پہلے اپنے صحابی سے فرمایا: مجھے کنکریاں دو۔ اس صحابی نے کنکریاں پیش کیں اور آپ ﷺ نے وہ کنکریاں کفار کو مار دیں۔ پھر (دوسری مرتبہ) آپ ﷺ بذاتِ خود خچر سے نیچے تشریف لائے ہوں اور آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے کنکریاں لے کر ان پر پھینکی ہوں۔ یہ احتمال (بھی) ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ کنکریاں ماری ہوں اور دوسری مرتبہ مٹی کی مٹھی پھینکی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، قَالَا: لَمَّا دَنَا الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَرَمٰى بِهَا فِي وُجُوْهِ الْقَوْمِ، وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ. فَدَخَلَتْ فِي أَعْيُنِهِمْ كُلِّهِمْ، وَأَقْبَلَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقْتُلُوْنَهُمْ وَيَأْسِرُوْنَهُمْ، وَكَانَتْ هَزِيْمَتُهُمْ فِي رَمْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ رَمٰى﴾ [الأنفال، ۸/۱۷] الْآيَةَ، إِلٰى: ﴿اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ [البقرة،

٢/١٨١]. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

ایک روایت میں محمد بن قیس اور محمد بن کعب قرظی دونوں بیان کرتے ہیں: جب لوگ (جنگ کے لیے ایک دوسرے کے آمنے سامنے) قریب ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے مٹی کی مٹھی لی اور اسے اُن (مشرکین) کے چہروں کی طرف پھینکا اور فرمایا: رسوا چہروں کے ساتھ (لوٹ جاؤ) تو وہ مٹی ان سب کی آنکھوں میں گھس گئی، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام آگے بڑھ کے انہیں قتل کرنے لگے اور قیدی بنانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کے مٹی پھینکنے سے ان کی شکست ہوئی جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ رَمٰى﴾ ’اور (اے حبیبِ محتشم!) جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے‘۔ ﴿اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۝﴾ ’بے شک اللہ بڑا سننے والا خوب جاننے والا ہے۝‘۔

اسے امام طبری نے روایت کیا ہے اور ابن کثیر اور سیوطی نے بھی

---

(١) أخرجه الطبري في جامع البيان، ٩/٢٠٥، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٩٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٤٠۔

اسے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ السُّدِّيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ يَوْمَ بَدْرٍ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: أَعْطِنِي حَصًا مِنَ الْأَرْضِ فَنَاوَلَهُ حَصًى عَلَيْهِ تُرَابٌ فَرَمٰى بِهٖ وُجُوْهَ الْقَوْمِ، فَلَمْ يَبْقَ مُشْرِكٌ إِلَّا دَخَلَ فِي عَيْنَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ التُّرَابِ شَيْءٌ، ثُمَّ رَدَفَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ وَيَأْسِرُوْنَهُمْ، فَذَكَرَ رَمْيَةَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ﴿فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰـكِنَّ اللهَ قَتَلَهُمْ ص وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰـكِنَّ اللهَ رَمٰى﴾ [الأنفال، ۱۷/۸].(۱)

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

ایک روایت میں امام سدی سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن جب دو لشکر ایک دوسرے سے ملے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے زمین سے کنکریاں اُٹھا کر دو، اُنہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کنکریاں پیش کیں جن پر مٹی تھی۔ آپ ﷺ نے وہ خاک آلودہ کنکریاں کفار کے چہرے کی طرف پھینکیں۔ کوئی مشرک ایسا نہ

(۱) أخرجه الطبري في جامع البيان، ۲۰۵/۹۔

تھا جس کی آنکھوں میں وہ مٹی داخل نہ ہوئی ہو۔ اس کے فوراً بعد مسلمان ان پر حملہ آور ہوگئے اور انہیں قتل اور گرفتار کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے کنکریاں پھینکنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰـكِنَّ اللهَ قَتَلَهُمْ ص وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰـكِنَّ اللهَ رَمٰى﴾ '(اے سپاہیانِ لشکرِ اسلام!) ان (جارِح) کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کر دیا اور (اے حبیبِ محتشم!) جب آپ نے (ان پر سنگ ریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے'۔

اسے امام طبری نے بیان کیا ہے۔

٣٥. عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَا: وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ مُوْسٰى، فَذَكَرَ قِصَّةَ خُرُوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى خَيْبَرَ، ...... قَالَ: وَجَاءَ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ أَسْوَدُ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ كَانَ فِي

٣٥: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٤/٢١٩-٢٢٠، والواقدي في المغازي، ٢/٦٤٩، وذكره ابن الجوزي في المنتظم، ٣/٣٠٩-٣١٠، الرقم/١٥، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٢/٤١٨-٤١٩، وابن القيم في زاد المعاد، ٣/٣٢٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/١٩١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٤١٩۔

غَنَمٍ لِسَيِّدِهٖ فَلَمَّا رَأٰى أَهْلَ خَيْبَرَ قَدْ أَخَذُوا السِّلَاحَ سَأَلَهُمْ مَا تُرِيْدُوْنَ؟ قَالُوْا: نُقَاتِلُ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِهٖ ذِكْرُ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَقْبَلَ بِغَنَمِهٖ حَتّٰى عَهِدَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَهٗ قَالَ: مَاذَا تَقُوْلُ، وَمَاذَا تَدْعُوْ إِلَيْهِ؟ قَالَ: أَدْعُوْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، وَأَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ، قَالَ الْعَبْدُ: فَمَاذَا إِلَيَّ إِنْ أَنَا شَهِدْتُ وَآمَنْتُ بِاللهِ؟ قَالَ: لَكَ الْجَنَّةُ إِنْ مُتَّ عَلٰى ذٰلِكَ. فَأَسْلَمَ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّ هٰذِهِ الْغَنَمَ عِنْدِي أَمَانَةٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَخْرِجْهَا مِنْ عَسْكَرِنَا وَارْمِهَا بِالْحَصْبَاءِ فَإِنَّ اللهَ سَيُؤَدِّي عَنْكَ أَمَانَتَكَ فَفَعَلَ فَرَجَعَتِ الْغَنَمُ إِلٰى سَيِّدِهَا، فَعَرَفَ الْيَهُوْدِيُّ أَنَّ غُـلَامَهٗ قَدْ أَسْلَمَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْوَاقِدِيُّ وَأَيَّدَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَالذَّهَبِيُّ وَابْنُ الْقَيِّمِ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ أَوْ صَحِيْحٌ.

اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ سے مروی ہے، انہوں نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے روایت کیا، ان دونوں نے بیان کیا، اور یہ الفاظ موسیٰ (بن عقبہ) کی حدیث کے ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے خیبر کی طرف روانگی کا قصہ بیان کیا۔ ...... وہ بیان کرتے ہیں کہ (حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں) اہل

خیبر میں سے ایک سیاہ فام حبشی غلام آیا تھا جو اپنے سردار کی بکریاں چرا رہا تھا۔ اس نے جب اہل خیبر کو اسلحہ اٹھائے دیکھا تو پوچھا: تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے بتایا: ہم اس آدمی سے لڑنا چاہتے ہیں جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اُس کے دل میں حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ ذکر بیٹھ گیا وہ اپنی بکریوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ کیا کہتے ہیں اور کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، وہ یہ کہ تم یہ شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک میں محمد اللہ کا رسول ہوں۔ اور یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ غلام نے پوچھا: اگر میں یہ شہادت دے دوں اور اللہ پر ایمان بھی لے آؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اسی حالت پر مر گیا تو تیرے لیے جنت ہوگی چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا۔ پھر اس غلام نے عرض کیا: یا نبی اللہ! یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو تم ہمارے لشکر سے نکال کر لے جاؤ اور ان کو (یہ) کنکریاں مار کر چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ تیری طرف سے یہ امانت (اِن کے مالک تک) پہنچا دے گا۔ اس غلام نے ایسا ہی کیا، چنانچہ ساری بکریاں (ان کنکریوں کی رہنمائی میں) اپنے مالک کے پاس پہنچ گئیں۔ وہ یہودی جان گیا کہ اس کا غلام مسلمان ہو گیا ہے۔

اسے امام بیہقی اور واقدی نے روایت کیا ہے۔ ابن جوزی، ذہبی، ابن القیم اور ابن کثیر نے ان کی تائید کی ہے۔ اور امام ذہبی نے فرمایا: یہ حدیث حسن یا

صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ الْيَمَنِ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ...... فَقَالَ لَهُ أَحَدُهُمْ: فَمَنْ يَشْهَدُ لَکَ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ إِلٰی حَفْنَةِ حَصْبَاءَ فَأَخَذَهَا فَقَالَ: هٰذَا يَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: فَسَبَّحْنَ فِي يَدِهٖ وَقُلْنَ: نَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ.(۱)

رَوَاهُ الْحَکِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یمن سے ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ...... اور اُن میں سے کسی نے کہا: اس بات کی کون گواہی دیتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا: یہ (کنکریاں) گواہی دیں گی کہ میں رسول اللہ ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: کنکریوں نے تسبیح پڑھی اور پکار اُٹھیں: ہم گواہی دیتی ہیں کہ بلا شبہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

اسے حکیم ترمذی نے بیان کیا ہے۔

(۱) أخرجه الحکيم الترمذي في نوادر الأصول ۲/۲۱۷۔

٣٦. عَنِ ابْنِ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ أَثِقُ بِهٖ مِنْ أَهْلِ الرِّوَايَةِ فِي إِسْنَادٍ لَهٗ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، فَطَافَ عَلَيْهَا وَحَوْلَ الْبَيْتِ أَصْنَامٌ مَشْدُوْدَةٌ بِالرَّصَاصِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُشِيْرُ بِقَضِيْبٍ فِي يَدِهٖ إِلَى الْأَصْنَامِ وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ [الإسراء، ١٧/٨١]، فَمَا أَشَارَ إِلٰى صَنَمٍ مِنْهَا فِي وَجْهِهٖ إِلَّا وَقَعَ لِقَفَاهُ، وَلَا أَشَارَ إِلٰى قَفَاهُ إِلَّا وَقَعَ لِوَجْهِهٖ، حَتّٰى مَا بَقِيَ مِنْهَا صَنَمٌ إِلَّا وَقَعَ، فَقَالَ تَمِيْمُ بْنُ أَسَدٍ الْخُزَاعِيُّ فِي ذٰلِكَ:

وَفِي الْأَصْنَامِ مُعْتَبَرٌ وَعِلْمٌ
لِمَنْ يَرْجُو الثَّوَابَ أَوِ الْعِقَابَا

٣٦: أخرجه ابن هشام في السيرة النبوية، ٥/٨٠، والكلاعي في الاكتفاء، ٢/٢٢٩، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٣٠٢، وابن خلدون في التاريخ، ٢/٤٦١، والسهيلي في الروض الأنف، ٤/١٧٦، والدياربكري في تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس، ٢/٨٦.

رَوَاهُ ابْنُ هِشَامٍ وَالْكَلَاعِيُّ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَابْنُ خَلْدُوْنَ وَالسُّهَيْلِيُّ.

امام ابن ہشام سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اہلِ روایت میں سے اُس شخص نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا جس پر میں اعتماد کرتا ہوں، وہ ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کی، وہ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا: فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے کعبہ کا طواف فرمایا۔ خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے جن کے پاؤں زمین کے اندر گہرائی تک سیسے سے بڑی مضبوطی سے جمائے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک میں اس وقت ایک چھڑی تھی جس سے آپ ﷺ قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہوئے بتوں کی طرف اشارہ فرمانے لگے: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۝﴾ 'اور فرما دیجیے: حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہے۝' آپ جس بت کے چہرے کی طرف اشارہ فرماتے وہ پشت کے بل زمین پر آ گرتا، اور جس بت کی طرف اس کی پشت کی جانب سے اشارہ فرماتے وہ منہ کے بل گر جاتا، یہاں تک کہ ان بتوں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ رہا۔ تمیم بن اسد خزاعی نے (اسی واقعہ کے تناظر میں) یہ شعر کہا ہے:

بتوں کے اِس اَنجام میں عبرت اور علم ہے،
اُس شخص کے لیے جو ثواب یا عقاب کی اُمید رکھتا ہے۔

اسے امام ابن ہشام اور کلاعی نے روایت کیا ہے جبکہ حافظ ابن کثیر، ابن خلدون اور سہیلی نے اس کی تائید کی ہے۔

كَوْنُهُ ﷺ مَظْهَرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى لِشَأْنِ تَكْوِيْنِهٖ

﴿حضور ﷺ کا شانِ تکوینی میں مظہرِ الٰہی ہونا﴾

٣٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ الْجَحْشِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمَّتِهٖ، قَالَتْ: قَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ ﷺ: انْقَطَعَ سَيْفِي فِي يَوْمِ بَدْرٍ، فَأَعْطَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُوْدًا، فَإِذَا هُوَ سَيْفٌ أَبْيَضُ طَوِيْلٌ، فَقَاتَلْتُ بِهٖ حَتّٰى هَزَمَ اللهُ الْمُشْرِكِيْنَ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهٗ حَتّٰى هَلَكَ.

رَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقَزْوِيْنِيُّ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْمَقْرِيْزِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

حضرت عمر بن عثمان جحشی اپنے والد سے، وہ اپنی چچی سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: حضرت عکاشہ بن محصن ﷺ نے فرمایا: غزوۂ بدر کے دن میری تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک چھڑی عطا فرمائی، (میں نے

٣٧: أخرجه الواقدي في المغازي، ١/٩٣، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣/٩٩، والقزويني في أخبار التدوين في أخبار قزوين، ٢/١٤١، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢/١٠١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٢٩١، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ٥/٤٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٣٣٨۔

اسے ہاتھ میں لیا تو) وہ سفید رنگت کی لمبی تلوار بن گئی، میں نے اس (معجزانہ) تلوار کے ساتھ جہاد کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی، یہ تلوار حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی وفات تک ان کے پاس موجود رہی۔

اِسے امام واقدی، بیہقی اور قزوینی نے روایت کیا ہے، امام ذہبی، ابن کثیر، مقریزی اور سیوطی نے ان کی موافقت کی ہے۔

٣٨. عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: وَعُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ، وَهُوَ الَّذِي قَاتَلَ بِسَيْفِهِ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى انْقَطَعَ فِي يَدِهِ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَعْطَاهُ جِذْلًا مِنْ حَطَبٍ، فَقَالَ: قَاتِلْ بِهٰذَا يَا عُكَّاشَةُ، فَلَمَّا أَخَذَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هَزَّهُ، فَعَادَ سَيْفًا فِي يَدِهِ طَوِيْلَ الْقَامَةِ، شَدِيْدَ الْمَتْنِ، أَبْيَضَ الْحَدِيْدَةِ، فَقَاتَلَ بِهِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ

٣٨: أخرجه ابن هشام في السيرة النبوية، ٣/١٨٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣/٩٨-٩٩، وأيضا في الاعتقاد/٢٩٥، والقاضی عياض في الشفا/٣٣٣، والكلاعي في الاكتفاء، ٢/٢٥، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢/١٠٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٢٩٠، وأيضًا، ٦/٣٣٨، والحلبي في السيرة، ٢/٤٢٩، والحضرمي في سيرة النبي المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم/١٦٠، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/٢٢١، والسهيلي في الروض الأنف، ٣/٨١، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ٢/٦٧۔

تَعَالٰی عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ، وَکَانَ ذٰلِکَ السَّيْفُ يُسَمَّی: الْعَوْنَ. ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عِنْدَهٗ يَشْهَدُ بِهِ الْمَشَاهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰی قُتِلَ فِي الرِّدَّةِ، وَهُوَ عِنْدَهٗ.

وَفِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ: وَکَانَ ذٰلِکَ السَّيْفُ يُسَمَّی الْقَوِيَّ.

رَوَاهُ ابْنُ هِشَامٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْکَلَاعِيُّ وَذَکَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَالنَّوَوِيُّ.

امام ابن اسحاق سے بدری صحابہ کے ناموں کے ضمن میں روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں کہ انہوں نے غزوۂ بدر کے روز اپنی تلوار سے اس قدر جہاد کیا کہ وہ ان کے ہاتھ میں ٹوٹ گئی، وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں لکڑی کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا: اے عکاشہ! اِس کے ساتھ جنگ کرو۔ جب حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے وہ شاخ رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک سے لے کر اسے لہرایا تو وہ شاخ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں طویل، سخت اور چمکتی ہوئی تلوار بن گئی۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ اس تلوار کے ساتھ جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و نصرت سے نوازا۔ اُس تلوار کا نام 'عون' رکھا گیا تھا۔ وہ تلوار حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہی، وہ اس تلوار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ

غزوات میں شریک ہوتے رہے یہاں تک کہ حضرت عکاشہ ﷜ مرتدین کے خلاف جہاد میں شہید ہوئے اور وہ تلوار اُس وقت بھی اُن کے پاس تھی۔

امام بیہقی کی روایت میں ہے کہ اس تلوار کا ایک نام ’قوی‘ بھی تھا۔

اسے امام ابن ہشام، بیہقی اور کلاعی نے روایت کیا ہے اور قاضی عیاض اور نووی نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

٣٩. عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عِدَّةٍ، قَالُوْا: انْكَسَرَ سَيْفُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ بْنِ حَرِيْشٍ ﷜ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَقِيَ أَعْزَلَ لَا سِلَاحَ مَعَهُ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَضِيْبًا كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ عَرَاجِيْنِ ابْنِ طَابٍ، فَقَالَ: اضْرِبْ بِهِ، فَإِذَا هُوَ سَيْفٌ جَيِّدٌ، فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتّٰى قُتِلَ يَوْمَ جِسْرِ أَبِي عُبَيْدٍ.

رَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالصَّالِحِيُّ.

٣٩: أخرجه الواقدي في المغازي، ١/٩٣-٩٤، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣/٩٩، وأيضاً في الاعتقاد/٢٩٥، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢/١٠١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٢٩١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٣٣٨، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ١٠/٩.

حضرت داؤد بن حصین، بنی عبد الاشہل کے کئی مردوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: غزوۂ بدر کے دن حضرت سلمہ بن اسلم بن حریش کی تلوار ٹوٹ گئی تو وہ خالی ہاتھ ہوگئے، تب رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک چھڑی عطا فرمائی جو ابن طاب کی کھجور کی شاخ سے بنی ہوئی تھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے کفار پر ضرب لگاؤ، اچانک وہ بہترین تلوار بن گئی۔ وہ تلوار اُن کے پاس رہی یہاں تک کہ وہ جسر ابی عبیدہ کے معرکہ کے دن شہید ہوئے۔

اسے امام واقدی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، امام ذہبی، ابن کثیر، سیوطی اور صالحی نے ان کی موافقت کی ہے۔

٤٠ . عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَشْيَاخُنَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ جَحْشٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ ذَهَبَ سَيْفُهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَسِيْبًا مِنْ نَخْلٍ، فَرَجَعَ فِي يَدِهٖ سَيْفًا.

رَوَاهُ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن جحشی **سے روایت ہے،** وہ فرماتے ہیں:

٤٠: أخرجه ابن راشد في الجامع، ١١/٢٧٩، الرقم/٢٠٥٣٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣/٢٥٠، وأيضًا في الاعتقاد/٢٩٥، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢/١٨٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٣٥٩۔

ہمیں ہمارے شیوخ نے خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ ان کی تلوار ضائع ہوگئی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی تو وہ شاخ حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تلوار بن گئی۔

اسے امام معمر بن راشد اور بیہقی نے روایت کیا ہے، امام ذہبی اور سیوطی نے اس کی تائید کی ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: فَعَادَ فِي يَدِهٖ سَيْفًا قَائِمَهُ مِنْهُ، فَقَاتَلَ بِهٖ، فَكَانَ ذٰلِكَ السَّيْفُ يُسَمَّى الْعُرْجُوْنَ، وَلَمْ يَزَلْ هٰذَا يَتَوَارَثُ حَتّٰى بِيْعَ مِنْ بَغَا التُّرْكِيِّ بِمَائَتَي دِيْنَارٍ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ وَالْكَلَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَالْمَقْرِيْزِيُّ.

ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ شاخ حضرت عبد اللہ بن جحش

---

(١) أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٨٧٩، والقاضي عياض في الشفا/٣٣٣، والكلاعي في الاكتفاء، ٢/٨٣، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢/١٨٥، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٣٦، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/٢٤٩، والحلبي في السيرة، ٢/٥٣٩، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ١٠/٩، والدياربكري في تاريخ الخميس، ١/٤٣٣۔

ﷺ کے ہاتھ میں تلوار بن گئی انہوں نے اس کے ذریعے جہاد کیا۔ اس تلوار کا نام 'عرجون' تھا، یہ تلوار ان کی نسل میں ورثہ کے طور پر منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ بغا الترکی سے دوسو دینار میں خریدی گئی۔

اسے امام ابن عبد البر، قاضی عیاض نے اور کلاعی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے، امام ذہبی، عسقلانی اور مقریزی نے اس کی موافقت کی ہے۔

٤١. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي مُظْلِمَةً، فَقُلْتُ: لَوْ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَشَهِدْتُ مَعَهُ الصَّلَاةَ وَآنَسْتُهُ بِنَفْسِي، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ بَرَقَتِ السَّمَاءُ، فَرَآنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا قَتَادَةُ، مَا هَاجَ عَلَيْکَ؟، فَقُلْتُ: أَرَدْتُ، بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتَ، أَرَدْتُ أَنْ أُوْنِسَکَ، قَالَ: خُذْ هٰذَا الْعُرْجُوْنَ فَتَحَصَّنْ بِهٖ، فَإِنَّکَ إِذَا خَرَجْتَ أَضَاءَ لَکَ عَشْرًا أَمَامَکَ وَعَشْرًا خَلْفَکَ - ثُمَّ قَالَ: - إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَکَ اضْرِبْ

٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٣-١٤، الرقم/١٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩/٢٨٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣١٨، والهندي في كنز العمال، ١٢/١٧٠، الرقم/٣٥٣٩٣۔

بِهٖ مِثْلَ الْحَجَرِ الْأَخْشَنِ فِي إِنْسَانِ الْبَيْتِ، فَإِنَّ ذٰلِکَ الشَّيْطَانُ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَأَضَاءَ لِي، ثُمَّ ضَرَبْتُ مِثْلَ الْحَجَرِ الْأَخْشَنِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَأَحْمَدُ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ ...... وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ أَيْضًا، وَرِجَالُ أَحْمَدَ الَّذِي تَقَدَّمَ فِي الصَّلَاةِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت قتادہ بن نعمان ﷺ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں ایک تاریک رات میں نکلا، میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں، آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتا ہوں اور سکون حاصل کرتا ہوں۔ سو میں نے ایسا ہی کیا، جب میں مسجد میں داخل ہوا تو آسمان پر بادل چمکا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے قتادہ! تجھے کس چیز نے یہاں آنے کا شوق دلایا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میرے آنے کی غرض صرف آپ کی ذات اقدس تھی، میری خواہش ہوئی کہ آپ (کی زیارت) سے سکون حاصل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور کی یہ خشک شاخ لے لو اور اس کے ساتھ اپنی حفاظت کرو۔ تم نکلو گے تو یہ تمہارے لیے دس قدم آگے اور دس قدم پیچھے روشنی کرے گی۔ پھر فرمایا: جب اپنے گھر میں داخل ہو گے تو اس کے ساتھ گھر کے بائیں جانب موجود سخت پتھر جیسی چیز پر ضرب لگانا کیونکہ وہ

شیطان ہو گا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: میں باہر نکلا تو اس چھڑی نے میرے لیے (مشعل کی طرح) ہر طرف روشنی کر دی۔ پھر میں (گھر میں داخل ہوا تو پتھر کی مانند ایک چیز کو پایا سو میں) پتھر جیسی اس سخت چیز پر ضرب لگانے لگا یہاں تک کہ وہ میرے گھر سے نکل گئی۔

اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے کہا: اسے امام طبرانی اور احمد نے طویل حدیث کی صورت میں روایت کیا ہے۔...... اور اسے امام بزار نے بھی روایت کیا ہے، اور امام احمد کے رجال جو کہ کتاب الصلاۃ میں گزر چکے، صحیح (مسلم) کے رجال ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: صَلّٰى قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَ بِعَيْنِهٖ رَمْصٌ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَآهُ فَقَالَ: صَلَّيْتَ مَعَنَا وَبَيْتُكَ هٰهُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ بَيْتُهٗ عَلٰى طَرِيْقٍ مِنْ نِصْفِ مِيْلٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذْ هٰذَا الْقَضِيْبَ فَإِنَّهٗ سَيُضِيْءُ لَكَ طَرِيْقَكَ حَتّٰى تَدْخُلَ بَيْتَكَ فَأَخَذَ قَتَادَةُ بِوَسَطِ الْقَضِيْبِ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ أَضَاءَ لَهٗ طَرَفَاهُ حَتّٰى دَخَلَ بَيْتَهٗ. (۱)

---

(۱) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۹/۲۸۳۔

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: حضرت قتادہ بن نعمان ﷛ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی، حضرت قتادہ کی آنکھ میں سفید موتیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں دیکھا اور فرمایا: تم نے نماز یہاں پڑھی اور تمہارا گھر وہاں ہے؟ حضرت قتادہ ﷛ نے عرض کیا: جی ہاں۔ اُن کا گھر وہاں سے نصف میل کے فاصلے پر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ چھڑی لے لو، یہ تمہارے لیے راستے میں روشنی کرے گی۔ یہاں تک کہ تم اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت قتادہ ﷛ نے چھڑی کو درمیان سے پکڑا مسجد سے نکلے تو اس چھڑی کے دونوں کنارے روشن ہو گئے (وہ اُس کی روشنی میں چلتے گئے) یہاں تک اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔

اِسے امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. القرآن الحکیم۔

٢. ابن اثیر، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (۵۴۴۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ النهایه في غریب الحدیث والأثر۔قم، ایران: مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، ۱۳۶۴ھ۔

٣. احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤. اصبهانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ دلائل النبوة۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبہ، ١٤٠٩ھ۔

٥۔ ابن اسحاق، محمد بن اسحاق بن یسار (۸۵۔۱۵۱ھ)۔ السیرة النبویة۔ معهد الدراسات والابحاث للتعریب۔

٦. البانی، محمد ناصر الدین (۱۳۳۳۔۱۴۲۰ھ/۱۹۱۴۔۱۹۹۹ء)۔ سلسلة الاحادیث الصحیحہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٧۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/

٨١٠-٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٩. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ المسند بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

١٠. بغوی، ابو محمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦-٥١٦ھ/١٠٤٤-١١٢٢ء)۔ شرح السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١١. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤- ١٠٦٦ء)۔ دلائل النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٢. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤- ١٠٦٦ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ١٤٠١ھ۔

١٣. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

١٤. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب

الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

١٥. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **منهاج السنة النبوية**۔ مصر: مطبعہ امیریہ کبریٰ بولاق۔

١٦. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/٧٥٠-٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٧. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/ ١١١٦-١٢٠١ء)۔ **المنتظم في تاريخ الملوك والأمم**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ١٣٥٨ھ۔

١٨. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرك على الصحيحين**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

١٩. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ۔

٢٠. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٢١. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

٢٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

٢٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲- ۱۴۴۹ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٢٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٢٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

٢٦. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/۱۹۷۹۔

٢٧. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ البيان والتعريف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٢٨. حضرمی، محمد بن عمر بحرق الحضرمی الشافعی (٨٦٩-٩٣٠ھ)۔ حدائق الأنوار ومطالع الأسرار في سيرة النبي المختار ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار المنہاج، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٢٩. حکیم ترمذی، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٣٠. حلبی، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ السيرة الحلبية، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

٣١. حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر الحمیدی (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٣٢. ابن حیان، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ أخلاق النبي ﷺ وآدابه۔ ریاض، سعودی عرب: دار المسلم للنشر والتوزیع، ۱۹۹۸ء۔

٣٣. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

٣٤. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت

(۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٣٥. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ھ۔

٣٦. خطیب تبریزی، محمد بن عبد اللہ۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

٣٧. ابن خلدون، عبدالرحمٰن بن خلدون (۷۳۶۔۸۰۸ھ)۔ مقدمہ کتاب العبر وديوان المبتدا والخبرفی العرب والبربر ومن عاصرهم من ذوی الشأن الاکبر، (المعروف: مقدمه ابن خلدون)۔ دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان، ۲۰۰۳م

٣٨. دارقطنی، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/ ٩١٨۔٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

٣٩. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٤٠. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/ ٨١٧۔٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٤١. دیاربکری، حسین بن محمد بن الحسن (م ۹٦٦ھ/۱۵۵۹ء)۔ **تاریخ الخمیس في أحوال أنفس نفیس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الشعبان للنشر والتوزیع۔

٤٢. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦۷۳-۷٤۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ۱٤۱۳ھ۔

٤٣. ذہبی، أبو عبد الله شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦۷۳-۷٤۸ھ)۔ **تاریخ الاسلام ووفیات المشاهیر والأعلام**. بیروت، لبنان: دار الکتاب العربي، ۱٤۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٤٤. رویاني، ابو بکر محمد بن ہارون الرویاني (۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱٤۱٦ھ۔

٤٥. زرقاني، ابو عبد الله محمد بن عبد الباقي بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/ ۱٦٤۵-۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواهب اللدنیة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۷ھ/ ۱۹۹٦ء۔

٤٦. زیلعی، ابو محمد عبد الله بن یوسف حنفی (۷٦۲ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة**۔ مصر، دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٤٧. ابن سعد، ابو عبد الله محمد (۱٦۸-۲۳۰ھ/۷۸٤-۸٤۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٤٨. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵- ۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

٤٩. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵- ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٥٠. سہیلی، ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن احمد بن ابو الحسن خثعمی (۵۰۸-۵۸۱ھ)۔ **الروض الأنف في تفسير السيرة النبوية لابن هشام**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

٥١. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰- ۲۰٤ھ/ ۷٦۷-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٥٢. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷٦- ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٥٣. صالحی، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف الصالحی الشامی (م۹۴۲ھ/ ۱۵۳٦ء)۔ **سبل الهدیٰ والرشاد في سيرة خير العباد ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

٥٤. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز، ١٤٢٦ھ/ ٢٠٠٥ء۔

٥٥. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٥٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٥٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٥٨. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

٥٩. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

٦٠. طیالسی، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/ ٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦١. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٦٢. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٦٣. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٦٤. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٦٥. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/ ١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٦٦. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار

المعرفه، ١٩٩٨ء۔

٦٧. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢۔٨٥٥ھ/١٣٦١۔١٤٥١ء)۔ **عمدة القاری شرح صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار اِحیاء التراث العربی۔

٦٨. فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ٢٧٢ھ/ ٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٦٩. فسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ٢٧٧ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٩ء۔

٧٠. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/ ١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ **الشفا بتعريف حقوق المصطفى** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

٧١. ابن قانع، عبد الباقی (٢٦٥۔٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

٧٢. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٧٣. قسطلانی، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔۹۲۳ھ/ ۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ اِرشاد الساري لشرح صحيح البخاري۔ مصر: مطبعہ کبریٰ امیریہ، ۱۳۰۴ھ

٧٤. قسطلانی، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔۹۲۳ھ/ ۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٧٥. ابن قیم، أبوعبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ زاد المعاد في هدى خير العباد۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء + الکویت: مکتبۃ المنار الاسلامیہ۔

٧٦. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ البداية والنهاية۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٧٧. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٧٨. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ شمائل الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ۔

٧٩. کلاعی، ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الأندلسی (۵۶۵۔۶۳۴ھ)۔ الاكتفاء في مغازي رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء۔ بیروت،

لبنان، مکتبۃ الھلال، ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۸ء۔

۸۰. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۸۱. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۸۲. ماوردی، ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب بصری (۳۶۴-۴۵۰ھ)۔ **أعلام النّبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار اِحیاء العلوم، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۸۳. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیر ی النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۸۴. مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۸۵. مقری، ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵-۳۸۱ھ)۔ **الرخصۃ فی تقبیل الید**۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

۸۶. مقریزی، ابو العباس تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹-۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷-۱۴۴۱ء)۔ **إمتاعُ**

الأسماع بما للنبى من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع۔
بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۸۷. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۸۸. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

۸۹. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۹۰. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۹۱. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء۔

۹۲. نیشاپوری، عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی (م ۴۰۶ ھ)۔ شرف المصطفیٰ ﷺ۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دارالبشائر الاسلامیہ،

۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

٩٣. واقدی، محمد بن عمر بن واقد۔ المغازي۔ بیروت، لبنان: نشر دانش اسلامی، ۱۴۰۵ھ۔

٩٤. ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ السيرة النبوية۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٩٥. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٩٦. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ)۔ موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩٧. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٩٨. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ المفاريد۔ الکویت: مکتبۃ دار الأقصی، ۱۴۰۵ھ۔